SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 27, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ
نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ
جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا
مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا
جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ
لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
﴿٣٣﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟
أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾ سُورَةُ المَائِدَة

(ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا (توراۃ میں واضح طور پر لکھ دیا) کہ جو کوئی (نفس کی خواہش کے ضمن میں) کسی کو مار ڈالے۔ سوائے (اس کے کہ جان کے بدلے) قصاص کے یا ملک میں فساد پھیلانے کے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے کسی جان کو قتل سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔ (ناحق

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, July 27, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَاءِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ
نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ
جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا
مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا
جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ
فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ
لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾ سُورَةُ المَائدة

(ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا (تورات میں واضح طور پر لکھ دیا) کہ جو کوئی (نفس کی خواہش کے ضمن میں) کسی کو مار ڈالے۔ سوائے (اس کے کہ جان کے بدلے) قصاص کے یا ملک میں فساد پھیلانے کے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے کسی جان کو قتل سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔ (ناحق

کسی ایک کو قتل کرنا گویا سب کو قتل کرنا ہے اور ایک کو زندہ بچا لینا گویا پوری قوم کو زندگی بخشنا ہے بات یہ ہے کہ اچھے برے کی رسم پڑ جاتی ہے۔) اور (اے خواجۂ عالم) ان (بنی اسرائیل) کے پاس ہمارے رسول کھلی نشانیاں (معجزات، احکامات) لا چکے ہیں پھر اس کے بعد (بھی) ان میں اکثر لوگ ملک میں زیادتیاں ہی کرتے پھرتے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں (فساد پھیلانے میں کوشاں رہتے ہیں) ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا ان کو سولی پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ پیر (ایک) ادھر (دوسرا) ادھر سے کاٹ دیئے جائیں۔ یا ان کو اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر جن لوگوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کر لی (اپنے فعل کی لغزش سے توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع ہوئے اور ایسا انہوں نے اپنی گرفتاری اور تمہارے قابو پانے سے قبل خود دل سے کیا) تو یقین جانو کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اور اس کے یہاں موت سے قبل توبہ کا در کھلا رہے۔)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedures and Conduct of Business in the Senate 1973, I nominate the following Members in order of precedence for the panel of Presiding Officers for the July, 1987 Session of the Senate of Pakistan:—

1. Syed Faseih Iqbal,
2. Mr. Salim Saifullah.
3. Mr. Akram Sultan.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر بھی raise کریں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ باقاعدہ کارروائی کے آغاز سے پہلے میں آپ حضرات کو سینیٹ کے گیارھویں اجلاس میں شرکت کرنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ اجلاس تقریباً تین ماہ کے وقفے کے بعد شروع ہو رہا ہے۔ خیال تو یہ تھا کہ : دیر آید درست آید۔

لیکن عید الضحیٰ کی آمد کے پیش نظر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اجلاس کافی مختصر ہوگا۔ بہرحال جو بھی وقت ہمیں میسر ہے، کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ اس کا صحیح بھرپور استعمال کریں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ہمیشہ کی طرح اجلاس کو کامیاب اور بارآور کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آئندہ اجلاس میں، جو غالباً اگست کے تیسرے ہفتے میں ہوگا موجودہ اختصار کی تلافی کی جائے گی۔ خدا کرے کہ یہ سچ ہو۔ دنیا امید پر قائم ہے اور یار زندہ صحبت باقی۔ جی پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ دنوں میں کراچی میں جو صورت حال تھی اور جس میں ہزاروں افراد زخمی ہوئے اور سینکڑوں وفات پا چکے ہیں آپ کی توسط سے اس ایوان سے میری درخواست ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین ! میرا بھی ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ گو کہ روایت یہ ہے کہ کوئسچن کے بعد پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صرف فاتحہ خوانی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ملک اس وقت جل رہا ہے۔ لوگ غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں اپنے آپ کو routine کے بزنس میں

[Moulana Kausar Niazi]

اگر یہاں بیٹھے رہے تو یہ اس ایوان کے ساتھ بھی ناانصافی ہوگی اور ملک کے ساتھ بھی۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب۔ کئی ایک ایڈجرنمنٹ موشنز ایجنڈا پر ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : ایڈجرنمنٹ موشنز آ بھی نہیں سکیں گی۔ چار دن کا یہ مسئلہ ہے اور آدھ گھنٹہ اس میں ملتا ہے۔ اس پر بحث کرنے کے لئے پورا ایک دن حکومت کو وقف کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : پہلے تو آپ ان کو ایڈمٹ کرلیں پھر وقت بھی مل جائے گا۔ وقت دلانا میرا کام ہے۔ پہلے انہیں آپ ایڈمٹ کروالیں۔ یہ ہاؤس کا کام ہے۔

مولانا کوثر نیازی : ایک دن کے لئے کم سے کم اس پر ضرور بحث ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : جس وقت اس پر آجائیں تو یہ پوائنٹ آف ضرور اٹھائیں۔ فی الحال میرداد خیل صاحب نے جو فاتحہ کے لئے درخواست کی ہے میرے خیال میں ہم سب کو اس سے اتفاق ہونا چاہیئے۔ کافی ظلم ہوا ہے اور کم از کم یہ جو شہداء ہیں ان کے حق میں دعائے مغفرت کی جانی چاہیئے۔

مولانا کوثر نیازی : نہ صرف کراچی کے بلکہ تمام علاقوں کے مرحومین کے لئے اور پاراچنار میں شیعہ سنی فساد میں ایک سو آدمی مرگیا ہے ان کے لئے۔

جناب چیئرمین : بلوے، فسادات میں جو آدمی شہید ہوئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ جناب میرداد خیل صاحب دعا کریں۔

(جناب عبدالرحیم میرداد خیل نے دعائے مغفرت کی)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوالات - جناب میرداد خیل صاحب -

POPPY GROWING

1. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Interior be pleased to state the incentives given to farmers in Buner, Chitral and Swat areas for substituting poppy with other crops?

Mr. Wasim Sajjad: The details of incentive given to the farmers in Chitral and Buner (Swat) areas for substituting poppy with other crops as obtained from NWFP Government is given below:—

(i) Provision of Agriculture implements and tools to the farmers.

(ii) provision of improved seeds and fertilizers.

(iii) Production and provision of fruit plants.

(iv) Supply of pesticide and sprayers.

(v) Land improvement through tractors.

(vi) Hiring and provision of thrashers.

(vii) Installation of small power generators.

(viii) Implementation of small infrastructure development schemes.

Buner Sub Division

As many as 24 irrigation schemes including tube wells, lift schemes and flow irrigation schemes been executed for irrigation of 3160 acres of land. Under these schemes now the farmers are growing cash/cereal crops *e.g.* tobacco, sugarcane, sunflower, maize, wheat and vegetables.

The project supplied potable water to the locals by executing 12 water supply schemes in different villages of Buner where the drinking water facilities were not available. Thus a population of 37561 has been benefited.

The existing Road Ambela to Nawagai has been metalled in a length 10.16 km, linking the intensive poppy growing valley of Chamla with the main road. A new shingled road from Nagrai to Lango for opening a new

[Mr. Wasim Sajjad]

area in Amazai has been constructed in a length of 4.89 km. This road is now being further linked with Gadoon Area under the development programme of Gadoon Amazai Area Project.

In the field of livestock development, the treatment and vaccination programme was launched which improved the animal health. Under the present development programme, a disease resistant breed 'Fayumi' has been introduced in the area. The incubators and hatcheries have been installed in the project area and the present stock is being maintained for laying eggs.

The undulated and barren land has been levelled with project assistance on 50 per cent subsidy. An area of about more than 1500 acres of land has been precisely levelled.

The other facilities in the form of supply of certified seed, fertilizer for demonstration and promotion plots, supply of saplings of fruit trees have also been afforded to the farmers.

Until now an expenditure of Rs. 28.30 million and US $ 7.03 million has been incurred on the Project and the area has been free from poppy cultivation since 1981-82.

For housing the staff of the project at Daggar, a colony was built comprising of an area of 200 Kanals, which included 2 office blocks, 2 guest houses 26 houses for staff and officers, a medium type work shops, a tube well and other infrastructure. This is an important asset which can attract more development projects in the area in future.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال ۔ کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ سوات میں شانگلہ پار سب ڈویژن میں ان کے لئے کیا مراعات دی گئی ہیں ؟

جناب چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب ۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I have already given the details of the incentives which have been provided to the farmers in Chitral and Swat areas. Since my learned colleague has not read this, I repeat it Sir.

(i) Provision of Agriculture implements and tools to the farmers.

(ii) provision of improved seeds and fertilizers.

(iii) Production and provision of fruit plants.

(iv) Supply of pesticide and sprayers.

(v) Land improvement through tractors.

(vi) Hiring and provision of thrashers.

(vii) Installation of small power generators.

(viii) Implementation of small infra-structure development schemes.

Sir, then I have also given the details of the irrigation schemes which have been executed, implemented in these areas.

Mr. Chairman: You may as well read them out,I think,since he has not read it.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir. As many as 24 irrigation schemes including tube wells, lift schemes and flow irrigation schemes have been executed for irrigation of 3160 acreas of land. Under these schemes now the farmers are growing cash/cereal crops *e.g.* tobacco, sugarcane, sunflower, maize, wheat and vegetables.

The project supplied potable water to the locals by executing 12 water supply schemes in different villages of Buner where the drinking water facilities were not available. Thus a population of 37561 has been benefited.

The existing road Ambela to Nawagai has been metalled in a length 10.16 km. linking the intensive poppy growing valley of Chamla with the main road. A new shingled road from Nagrai to Lango for opening a new area in Amazai has been constructed in a length of 4.89 km. This road is now being further linked with Gadoon Area under the development programme of Gadoon Amazai Area Project.

In the field of livestock development, the treatment and vaccination programme was launched which improved the animal health. Under the present development programme, a disease resistant bree 'Fayumi' has been introduced in the area. The incubators and hatcheries have been installed in the project area and the present stock is being maintained for laying eggs.

The undulated and barren land has been levelled with project assistance on 50 per cent subsidy. An area of about more than 1500 acres of land has been precisely levelled.

[Mr. Wasim Sajjad]

The other facilities in the form of supply of certified seed, fertilizer for demonstration and promotion plots, supply of saplings of fruit trees have also been afforded to the farmers.

Until now an expenditure of Rs. 28.30 million and US $ 7.03 million has been incurred on the project and the area has been free from poppy cultivation since 1981-82.

For housing the staff of the project at Daggar, a colony was built on an area of 200 Kanals which included 2 office blocks, 2 guest houses, 26 houses for staff and officers, a medium type work-shop, a tube well and other infrastructure. This is an important asset which can attract more development projects in the area in future.

Mr. Chairman: Thank you. Supplementary question.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع سوات میں جو شانگلہ پار سب ڈویژن ہے وہاں نہ بجلی ہے نہ کوئی ایسی سکیمیں ہیں کیا آپ یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ وہاں کے لاکھوں کی تعداد میں باشندے جو بجلی کی سہولتوں سے بھی محروم ہیں اور سڑکوں کی سہولت سے بھی محروم ہیں ان کے لئے کچھ کیا جائے گا ؟

Mr. Wasim Sajjad: I will look into this matter, Sir. The question was with regard to incentives to farmers. This is another matter but I will look into it and, if necessary, we will take action.

Mr. Aman-i-Room: Supplementary question, Sir.

Will the Minister please state whether any incentive has been given to the farmers in the Swat Sub-Division because so far no work has been done in that Sub-Division?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as a general policy, and in all these puppy growing areas, incentives are being provided but the specific area which the honourable Member has mentioned again I would look into the matter and if there is any shortfall and if necessary, attention has not been paid I assure him that attention will be paid.

Mr. Chairman: Thank you. Before any honourable Member draws my attention to it there is a mistake in the Urdu translation as usual.

اور ہم اپنے مبلغ علم کی معذرت کرتے ہیں۔ وسیم سجاد صاحب آپ نے
جواب میں کہا ہے کہ

The project supplied potable water to the locals by executing 12 water supply schemes.

Potable water کا اردو میں ترجمہ ہوا ہے وہاں پر مقامی لوگوں کو ایک جگہ سے
Potable has been دوسری جگہ لے جا سکنے والا پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔
translated as portable اب یہ آپ ٹھیک ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
لے جا سکنے والا پانی کون سا ہوتا ہے بہرحال

I think this should be corrected. This is a mistake on our part.

Next Question—Mir Dad Khel Sahib.

FACILITIES FOR MINES WORKERS

2. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that facilities to the mine workers have been increased under I.L.O. and Mining Act, if so, the names of the places where the said facilities have been provided to the said workers;

(b) the minimum rate of remuneration per ton given to a mine worker alongwith the other facilities,if any;

(c) the number of the mine workers who died in accidents of coal mines during the years 1985 and 1986; and

(d) the break-up of the number of above casualties province-wise?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuhro (Anwered by Mian Abdul Sattar Laleka): (a) Yes, Pakistan has given statutory effect to the ratified ILO Conventions. The Mines Act, 1923 contains the provisions regulating hours of work, health and safety, leave and holidays etc., for the mine workers.

The provisions of Mines Act, 1923, are being enforced by the Provincial Governments in all the Provinces.

[Mr. Shah Muhammad Khuro]

(b) Wages in the mining sector like other sectors are being regulated by the process of collective bargaining. According to the Provincial Governments, the rates of remuneration per ton differ in each case. Since these are determined through an agreement arrived at between the collective bargaining agent and the mine owner keeping in view of the depth of a mine and the nature of deposit.

Other facilties to which the mine workers are entitled include leave and holidays with pay, overtime, compensation for injury and death, free medical treatment, canteen facilities, cold drinking water during summer, shelter, safety helments with light etc. Women workers employed above ground are also provided the facilities including maternity benefits and leave with pay.

(c) The Provincial Governments have reported that a total of 83 mine workers died in accidents of coal mines during 1985- and 49 during 1986.

(d) The Province-wise break up of the above causualties is as under:-

Province	1985	1986
Baluchistan	57	34
Punjab	16	10
Sind	10	5
Total ..	83	49

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں معذرت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ وزیر محترم سے میں متعارف نہیں ہوں کیونکہ پاشا کھوڑو صاحب کوئی اور تھے تو یہ ذرا اپنا نام بتا دیں تاکہ میں پھر سوال کر سکوں۔ شکریہ۔

جناب عبدالستار لالیکا: جناب میرا نام عبدالستار لالیکا ہے، میں وزیر مملکت برائے محنت و افرادی قوت ہوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بہت بہت شکریہ، وضاحت اچھی ہے، تعارف بھی اچھا ہوتا ہے اور اب گزارش یہ ہے کہ کیا وزیر مملکت برائے محنت و افرادی

قوت یہ بیان فرمائیں گے کہ بلوچستان میں جو حادثات ہوتے ہیں ان کو فی کس کیا معاوضہ اب تک دیا گیا ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا: اس میں جناب workman compensation جو اس سے پہلے تھا وہ ہم ۱۵ ہزار روپے فی کس دیا کرتے تھے اب ہم نے اس کو دوگنا کر دیا ہے، اب اس بحث کے بعد ۳۰ ہزار روپے فی کس دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں سوال یہ تھا کہ جو اعداد و شمار آپ نے حادثات کے دیئے ہیں ان کو کتنا معاوضہ دیا ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا: ۱۵ ہزار روپے جناب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان کان کنی کے مزدوروں کے حالات سے آپ خود واقف ہیں اور اگر ہیں تو اس کے لئے کم از کم بنیادی سہولتیں ان کو کیا ملنی چاہیئں ان کان کنی کے مزدوروں کو جو سخت جان لیوا کام ہے؟

جناب چیئرمین: یہ تو میرے خیال میں آپ رائے کا استفسار کر رہے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ گروپ انشورنس سکیم کا منصوبہ ان کان کنی کے مزدوروں کے لئے ہے، اگر ہے تو کس کس مائنز میں یہ لاگو ہے؟

Mr. Chairman: Mian Laleka Sahib.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, the mine workers are covered under the normal labour laws.

Mr. Chairman: I think there was a specific question. If you have the information available, then please provide him.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, I don't have that information.

Mr. Chairman: Then please ask for a fresh notice.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary, Sir.

Mr. Chairman: Yes, please.

Mr. Javed Jabbar: Thank you, Sir. In view of the very large number of casualties would the Minister inform us as to what measures have been taken to improve the safety conditions for workers in the mines?

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, for this we have set up mines rescue and safety stations which are functioning in Sinj-di in District Kalat and a similar station has been set up at Khushab in Punjab. Sir, these stations provide rescue facilities in the cases of fire explosions and accumulation of gases. They also train teams for different collieries and mines to establish good rescue facilities available to meet unforeseen contingencies at the mines. They also provide test facilities, advice on prevention and liquidation of mines fire. They give training in first-aid and they also arrange to study the safety system in mines in these provinces.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, why has the rescue relief station not been set up in Sind whereas it has been set up in Punjab and Baluchistan?

Mr. Chairman: Mian Laleka Sahib.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, under a new programme we are considering to set up these rescue stations at Khanote in Dadu.

Mr. Muhammad Ishaq Baluch: Supplementary Sir.

Mr. Chairman: Muhammad Ishaq Sahib.

جناب محمد اسحاق بلوچ : وزیر صاحب نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ ۱۹۸۵ء میں ۸۳ آدمی جاں بحق ہو گئے تھے اور ۴۹ آدمی ۱۹۸۶ء میں جاں بحق ہو گئے تھے تو per head ۱۵ ہزار روپیہ یا ٹوٹل ۱۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

Mr. Chairman: per head.

جناب محمد اسحاق بلوچ : پندرہ ہزار روپیہ بہت زیادہ ہے ذرا کم کر دیں تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ فرما رہے ہیں کہ اس کو زیادہ کیا ہوا ہے یہ اس وقت پندرہ ہزار تھا۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : ایک انسان کی جان کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ میرا خیال ہے بہت زیادہ ہے کیا یہ ناانصافی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : وہ آپ لوگوں کے مشورے سے فیصلہ کرتے ہیں۔ اگلا سوال' اس سوال سے پہلے اتنا عرض کر دوں اگر مولانا کوثر نیازی صاحب اتفاق کرتے ہیں۔ میرا بھی تلفظ بہت خراب ہے لیکن غالباً یہ لفظ کان کنی نہیں ہے۔ کانکنی ہے۔ اگلا سوال۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : وزیر محنت سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین : وہ ختم ہوا۔ بہت سارے ضمنی سوال ہو گئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ایک آخری ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : شکریہ، کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ کان کنی کے تمام مسائل پر ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کرنیکا کوئی ارادہ ہے تاکہ اس کے تمام حالات سے اس ایوان کو بھی باخبر رکھا جائے آپ کی عین نوازش ہوگی کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مزدور تمام بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں جس سے میرا بھی واسطہ ہے اور میں خود بھی اڑھائی تین ہزار فٹ نیچے جاتا ہوں اور میں نے ان کے حالات دیکھے ہیں تو آپ کی نوازش ہوگی کہ آپ اس سلسلے میں ایک ضرور تحقیقاتی کمیشن قائم کریں جو سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل ہو۔

جناب چیئرمین: یہ ایک وسیع پالیسی سوال ہے وہ اگر جواب دے سکتے ہیں. تو بڑی خوشی ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا: سر! فی الحال تو کوئی پروگرام نہیں ہے لیکن ہم غور کریں گے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے۔ اگلا سوال جناب میرداد خیل صاحب۔

DRIVING LICENCES

3. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Islamabad Traffic Police have not yet made endorsements in driving licences which were issued by the Rawalpindi Traffic Police;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the Government is taking action against the persons responsible for the delay and negligence; and

(c) what steps are being taken to avoid such delays in future?

Mr. Wasim Sajjad: (a) It is incorrect that Islamabad Traffic Police have not yet made endorsements on driving licences which were issued by the Rawalpindi Traffic Police, on their representation/application made in this regard.

(b) Not applicable as the answer to (a) above is negative.

(c) Not applicable.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جی میرے پاس یہ ثبوت ہے اس کے علاوہ آپ کو کیا ثبوت پیش کروں۔

جناب چیئرمین: کس تاریخ کا ہے ذرا سنا دیں۔ ان کو بتا دیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ ۸۷-۶-۲۹ کا ہے۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! یہ ثبوت اگر مجھے پہلے فراہم کر دیا جاتا تو میں اس پر کچھ عرض کر سکتا لیکن ثبوت جو جیب میں رکھا ہوا ہو اس کے بارے میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ ضمنی سوال کس لئے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : بعض ثبوت عدالت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ عدالت سے پہلے دوسرے فریق کو اپنی strategy نہیں بتائی جاتی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ ثبوت ہے آپ تو بہت بڑے قانون دان ہیں۔

جناب چیئرمین : بہرحال میرے خیال میں آپ یہ ان کے حوالے کر دیں اور مجھے یقین ہے کہ وزیر صاحب اس کا کچھ مداوا کریں گے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ نے اعتراف تو کر لیا۔

جناب چیئرمین : جی، جی اگلا سوال جناب شیریں دل خان نیازی صاحب۔

NEW IDENTITY CARDS

4. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether the Government intends to issue new Identity Cards and if so, whether on the basis of census of 1981 or will do so after the census of 1991; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to include the name of the police station in the Identity Cards alongwith the temporary and permanent addresses of an individual?

Mr. Wasim Sajjad: (a) (i) The proposal to issue a new identity card is under consideration.

(ii) Neither on the basis of 1981 census nor after the census of 1991.

(b) No. Only the postal addresses submitted by the applicant are written on the card.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سر! منسٹری آف انٹیریئر سال میں کتنے Identity Cards ایشو کر سکتی ہے۔ کیا اب تک سب کے ایشو ہو چکے ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I would say that about 87% roughly. It may be a few points this way or that way, about 80 to 87% have already been issued and there are some, as I said, percentage which have not yet been issued.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: اگر آپ نئے کارڈ ایشو کریں گے تو ان کے ایشو کرنے میں کتنے سال لگیں گے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it is not possible at this stage to say کہ کتنے سال لگیں گے because the new programme will have to be a phased programme. When we introduce new cards to replace existing cards, we will have to do it in a manner which we have not finally determined yet but it will have to be in a phased manner so that no inconvenience is caused to the people of Pakistan.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سر ابھی پتہ چلا ہے کہ نئے Identity Cards ایشو کرنے سے پہلے ایس پی صاحب کے دستخط ضروری ہوں گے۔

جناب چیئرمین : کہاں سے پتہ چلا ہے۔ یہ سوال میں تو نہیں ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : یہ اخبار میں آیا ہے۔

جناب چیئرمین : اخبار میں آیا ہے۔ اچھا۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, there have been wide spread complaints that Identity Cards have been obtained by the people who are not genuine citizens of Pakistan and in order to redress the situation a policy decision was taken under which police verification procedure has been introduced in respect of Identity Cards and issuance of Passports. No doubt this would cause some inconvenience to the people of Pakistan but in the larger interest of the country and also of course Sir, the Government will constantly keep this prior matter under review and we will try an remove bottlenecks and ensure that maximum convenience is caused and inconvenience is not caused to the people.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : سر! اس لئے میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ Identity Cards میں پولیس اسٹیشن کا اندراج ضروری ہے کیونکہ ایس پی صاحب کو تکلیف نہیں ہوگی دوسری بات اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پندرہ بیس سال میں اگر ہم نے ۸۲ فیصد کے ایشو کئے ہیں تو نئے کے لئے کافی وقت چاہیئے ہوگا۔

جناب چیئرمین : یہ تو رائے کی بات ہوئی میرے خیال میں سوال نہیں بنا۔

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Sir, I asked the question because I wanted to include Police Station also in the address so that it is easier for the SSP or SP to locate the person.

Mr. Chairman: But that is a suggestion which you may transmit to the honourable Minister separately but it is not a part of the question.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Sir, I had asked this question...

Mr. Chairman: And he has said that 'NO', I think that has been . . . .

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Can I have finger prints in the Identity Cards.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I don't think at this stage, this matter is seriously under consideration of having finger prints. It could be done but it would cause a lot of inconvenience and the next question would be, how would we verify the finger prints of the person with what apparatus available at the spot and this is a matter of highly technological and scientific sophistication and I feel Sir, that it may cause some inconvenience but since the honourable Member has made this suggestion, we will give it very serious consideration even if this proposal has not been that seriously made.

Mr. Chairman: Thank you. Next Question.

نواب جہانگیر شاہ جوگیزئی : ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین : بہت ہو چکے ہیں۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جہاں پولیس کا عملہ نہیں ہے۔ جہاں پر پولیس ہے ہی نہیں۔ وہاں پر کیا صورت ہوگی۔

جناب وسیم سجاد: وہاں ہم پولیس بھیج دیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی متبادل انتظام تو ہوگا اگر پولیس نہیں ہے تو پولیس کا کوئی بھائی ہوگا۔ اگلا سوال، جناب شیریں دل خان صاحب۔

UTILITY STORES

5. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) whether all the district headquarters including Agency headquarters of tribal area and tehsil headquarters in Pakistan have the facility of Utility Stores; if no, indicate the particulars of those headquarters province-wise which do not have such facility so far; and

(b) the steps taken by the Government to provide the facility of utility stores in the far flung areas of Pakistan?

Ch. Shujat Hussain (Answered by Mian Muhammad Zaman): (a) No. A list of district and tehsil headquarters which do not have the facility of Utility Stores is at Annex I.

(b) The Government plans to open 29 new stores at commercially viable places by 30th September, 1987.

It has been decided to open Utility Stores upto Tehsil Headquarters level in Punjab and NWFP, upto district headquarters level in Sind and upto divisional headquarters level in Baluchistan. Most of these stores will be opened by the end of September, 1987.

The Government is prepared to extend the net work of Utility Stores to far flung areas if these are economically viable.

Annexure I

PARTICULARS OF DISTRICT AND TEHSIL HEADQUARTERS PROVINCE-WISE INCLUDING NA/FATA AND A.K. WHICH DO NOT HAVE A FACILITY OF UTILITY STORES

S. No.	Name of Distt. H.Q.	S. No.	Name of Tehsil H.Q.
	FATA		
1.	Bajaur Agency.	1.	Bajaur Agency.
2.	Mohmand Agency.	2.	Mohmand Agency.
3.	Kurram Agency.	3.	Kurram Agency.
4.	Khyber Agency.	4.	Khyber Agency.
5.	Orakzai Agency.	5.	Orakzai Agency.
6.	North Waziristan.	6.	North Waziristan.
7.	South Waziristan.	7.	South Waziristan.
8.	Tribal Area Adjoining Peshawar Distt.	8.	Tribal Area adjoining Peshawar Distt.
9.	Tribal Area adjoining Kohat Distt.	9.	Tribal Area adjoining Kohat Distt.
10.	Tribal Area adjoining Bannu Distt.	10.	Tribal Area adjoining Bannu Distt.
11.	Tribal Area adjoining D.I. Khan Distt.	11.	Tribal Area adjoining D.I. Khan Distt.
	NORTHERN AREA		
1.	Gilgit.	1.	Gilgit.
		2.	Gupis/Yasin.
		3.	Hunza.
		4.	Nagir.
		5.	Punyal/Lahkoman.

S. No	Name of Tehsil H.Q.	S. No.	Name of Tehsil H.Q
2.	Diamir.	6.	Astore.
		7.	Chilas.
		8.	Darel/Tangir.
3.	Baltistan.	9.	Skardu.
		10.	Khaplu.
		11.	Kharmang.
		12.	Shigar.
	AZAD KASHMIR		
		1.	Kundal Shahi (Muzaffarabad.
		2.	Hattian (Muzaffarabad)
		3.	Bhimber (Mirpur)
		4.	Dudiyal (Mirpur).
		5.	Jatli (Mirpur).
		6.	Sensa (Kotli)
		7.	Nakial (Kotli).
		8.	Haveli (Rawalakot).
		9.	Pullandri (Rawalakot).

UTILITY STORES CORPORATION OF PAKISTAN (PRIVATE) LIMITED

LIST OF DISTRICT HEADQUARTERS NOT COVERED BY UTILITY STORES

S. No.	Name of District	Province
1	2	3
1.	Chitral	N.W.F.P.
2.	Dir	,,

1	2	3
3.	Malakand	N.W.F.P.
4.	Kohistan	,,
5.	Rajanpur	Punjab
6.	Leiah	,,
7.	Vehari	,,
8.	Dadu	Sind
9.	Badin	,,
10.	Pishin	Baluchistan
11.	Loralai	,,
12.	Zhob	,,
13.	Chagai (Nushki)	,,
14.	Nasirabad	,,
15.	Kachhi (Dhadar)	,,
16.	Kohlu	,,
17.	Kalat	,,
18.	Kharan	,,
19.	Lasbela	,,
20.	Gawadar	,,
21.	Panjgur	,,

UTILITY STORES CORPORATION OF PAKISTAN (PRIVATE) LIMITED

LIST OF TEHSIL HEADQUARTERS NOT COVERED BY UTILITY STORES

S.No.	Name of Tehsil H.Q.	District
1	2	3
	NWFP PROVINCE	
1.	Chitral	Chitral
2.	Mastuj	,,
3.	Dir	Dir
4.	Wari	,,
5.	Timargarah	,,
6.	Jandul	,,

1	2	3
7.	Alpuri	Swat.
8.	Buner	,,
9.	Malakand	Malakand.
10.	Sam Ranizai (Dargai)	,,
11.	Kohistan	Kohistan.
12.	Pattan	,,
13.	Hattian	Mardan.
14.	Lakkimarwat	Bannu.
15.	Tank	D.I. Khan.
16.	Kulachi	,,

PUNJAB PROVINCE

1.	Fateh Jang	Attock.
2.	Pindi Gheb	,,
3.	Pindi Dadan Khan	Jhelum.
4.	Bahalwal	Khushab.
5.	Shahpur	,,
6.	Nurpur	Jauharabad.
7.	Jaranwala	Faisalabad.
8.	Shorkot	Jhang.
9.	Hafizabad	Gujranwala.
10.	Narowal	Sialkot.
11.	Pasrur	,,
12.	Shakargarh	,,
13.	Phalia	Gujrat.
14.	Kharian	,,
15.	Nankana Sahib	Sheikhupura.
16	Ghunian	Qasur.
17.	Depalpur	Okara.
18.	Tanunsa	D.G. Khan.
19.	Rajanpur	Rajanpur.
20.	Jampur	,,
21.	Kot Addu	Muzafargarh.
22.	Alipur	,,
23.	Leiah	Leiah
24.	Chobara	,,
25.	Karor	,,
26.	Lalieson	,,

1	2	3
27.	Kabirwala	Khanewal.
28.	Mian Channu	,,
29.	Vehari	Vehari.
30.	Mailsi	,,
31.	Chichawatni	Sahiwal.
32.	Pakpattan	,,
33.	Ahmedpur East	Bahawalpur.
34.	Hasalpur	,,
35.	Fort Abbas	Bahawalnagar.
36.	Haroonabad	,,
37.	Chistian	,,
38.	Minchinabad	,,
39.	Liaqatpur	Rahimyar Khan.
40.	Khanpur	,,
41.	Sadiqabad	,,
42.	Kallor Kot	Bhakkar.

SIND PROVINCE

1	2	3
1.	Rohri	Sukkur.
2.	Ghotki	,,
3.	Mirpur Mathalo	,,
4.	Ubauro	,,
5.	Garhi Khairo	Jacobabad.
6.	Kandh Kot	,,
7.	Kashmore	,,
8.	Thull	,,
9.	Khanpur	Shikarpur.
10.	Garhi Yasin	,,
11.	Lakhi	,,
12.	Dokri	Larkana.
13.	Shahdadkot	,,
14.	Mirokhan	,,
15.	Kamber	,,
16.	Warah	,,
17.	Ratodero	,,
18.	Sakrand	Nawabshah.
19.	Moro	,,
20.	Kandiaro	,,

1	2	3
21.	Kot Diji	Khairpur.
22.	Gambat	,,
23.	Mirwah	,,
24.	Faiz Ganj	,,
25.	Nara	,,
26.	Tando Mohammad Khan	Hyderabad.
27.	Tando Allah Yar	,,
28,	Dadu	Dadu.
29.	Johi	,,
30.	Mehar	,,
31.	Khairpur Nathanahah	,,
32.	Sehwan	,,
33.	Thano Bula Khan	,,
34.	Badin	Badin
35.	Golarohi	,,
36.	Matli	,,
37.	Tando Bagho	,,
38.	Sanghar	Sanghar.
39.	Sindjhoro	,,
40.	Shahdadpur	,,
41.	Khipro	,,
42.	Tando Adam	,,
43.	Digri	Mirpur Khas.
44.	Jamesabad	,,
45.	Umerkot	,,
46.	Samaro	,,
47.	Mithi	,,
48.	Diplo	,,
49.	Chachro	,,
50.	Nagar Parkar	,,
51.	Mirpur Sakro	Thatta.
52.	Ghorabari	,,
53.	Keti Bundor	,,
54.	Sujawal	,,
55.	Mirpur Bathoro	,,
56.	Jati	,,
57.	Shah Bunder	,,
58.	Kharo Chan	,,

1	2	3

BALUCHISTAN PROVINCE

1.	Pishin	Pishin
2.	Chaman	,,
3.	Loralai	Loralai.
4.	Musakhel	..
5.	Barkhan	..
6.	Duki	,,
7.	Zhob	Zhob.
8.	Qila Saifullah	,,
9.	Muslimbagh	,,
10.	Qamar Din Karez	,,
11.	Chagai	Chagai (Nushki)
12.	Dalbandin	,,
13.	Harnai	Sibi.
14.	Nasirabad	Nasirabad.
15.	Jhatpat	,,
16.	Usta Muhammad	,,
17.	Kachhi	Kachhi (Dhadar)
18.	Bagh	,,
19.	Gandwa	,,
20.	Jhal Magsi	,,
21.	Kohlu	Kohlu.
22.	Kahan	,,
23.	Dera Bugti	,,
24.	Sui	,,
25.	Mawand	,,
26.	Kalat	Kalat.
27.	Mustang	,,
28.	Zheri	Khuzdar.
29.	Wadh	,,
30.	Awaran	,,
31.	Kharan	Kharan.
32.	Lasbela	Lasbela.
33.	Bela	,,
34.	Hub	,,
35.	Duraji	,,

1	2	3
36.	Tump	Turbat.
37.	Gawadar	Gawadar.
38.	Jiwani	,,
39.	Pasni	,,
40.	Ormara	,,
41.	Panjgur	Panjgur.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی : انہوں نے کافی تفصیل سے جواب دیا ہے میں ان سے یہی درخواست کروں گا جتنے تحصیل ہیڈکوارٹرز اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہیں جتنی بھی جلدی ہو سکے یہ یوٹیلٹی سٹورز کھولے جائیں تو اس سے قوم کو فائدہ ہوگا کیونکہ ۱۰ فیصد قیمتیں اس کی کم ہیں۔

میاں محمد زمان : جناب والا! ہماری یہ پالیسی ہے ہم مختلف علاقوں میں ستمبر ۱۹۸۷ء تک ۲۹ سٹورز کھولیں گے اور ۱۹۹۰ء تک ہم ملک کے دور دراز علاقوں تک ۲۰۰ سٹورز کھولیں گے اور مجھے امید ہے کہ اس کے بعد تمام علاقے کور ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، اگلا سوال ، جناب شیریں دل خان صاحب۔

PROMOTION OF GRADE—20 AND ABOVE OFFICERS

6. **Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that for promotion to grade-20 and 21 of the DMG and Secretariat Group a panel of three names is considered for each vacancy; and

(b) whether it is also a fact that for promotion to grade-20 passing of advance NIPA course and for Grade-21 the Staff College course is a prerequisite?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) Yes, a panel of three or more.

(b) Yes.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ last board جو اپریل میں ہوا کیا واقعی تین نام consider ہوئے تھے۔

Mr. Zain Noorani: Sir, it sometime happens that for a particular group or a particular type of service the availability of candidates who qualify for the specialised requirements of service are not available with the service or the group and in that case there are times when less than three persons are also there on the panel for consideration of each name. So it is not a hard and fast thing. At times there are three or more preferably but some times an occassion arises when it is not possible for that particular job or for that particular requirement to be three persons. In the last Board for, may be a job or two, there may have been less than three. I do not contradict the honourable Member.

Mr. Chairman: Next question.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Then why to make this rule that you will consider three names? Because this is for all the District Management Group officers. Their names should be considered. For each vacancy you should have three names.

Mr. Zain Noorani: It is not merely for District Management Group. It is for all the Federal Services. For all the Occupational Groups and Federal Services, the requirement is that as far as possible three or more names should be given but as I explained sometimes the particular requirement, the particular qualifications, the particular training, the particular aptitude that is required for a particular job, in that particular group of service cannot be given. So it is not possible to nominate three or more persons for that particular post.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ last بورڈ نے ایک ایسے شخص کو بھی promote کیا ہے جس نے NIPA سے امتحان پاس نہیں کیا ہے۔

Mr. Zain Noorani: I am afraid these are supplementary questions or these are substantive questions. Now a general,over all question cannot be asked through a supplementary question.

Mr. Chairman: You want a notice for this?

Mr. Zain Noorani: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Right.

Maj. General (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: I have given already this notice. I think here it is.

اس میں لکھا ہوا ہے جزو (بی) میں پڑھ لیجئے ۔

"(b) whether it is also a fact that for promotion to grade-20 passing of advance NIPA course and for Grade-21 the Staff College course is a prerequisite."

In the reply he said, 'yes'. If this is so, I have asked a specific question whether anybody was promoted by last Board without these courses.

Mr. Zain Noorani: I am glad, the honourable Senator admits that it is a specific question and being a specific question, it is not a supplementary question.

Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: No, but as I said, you have said in the printed reply 'yes'. I know for a fact that there is a chap promoted who has not done this course.

Mr. Zain Noorani: The honourable Senator is referring to part (b) of the question. Now what is part (b). It says whether it is necessary for a person for promotion to grade 20 to go through a certain course and for promotion from grade 20 to 21 to go through another specific course. Now how does it apply to a specific person or a specific board. On an average about 12 board meetings are held every year and a large number of posts for promotion come under consideration. Is it possible for the Minister to bring the entire record of the last full year or two years or three years in the hope that some supplementary of a particular person's promotion will be asked in the House. It is not possible, Sir.

Mr. Chairman: I think it is a guidance for the future. The best thing would be if the questions are precise, to the point and there is no beating about the bush. If an honourable Member is interested in knowing exactly what happened to the promotion or in the case of promotion of a particular officer. Why does not he mention him by name alongwith the condition that this was the condition as a pre-qualification of passing the staff college course; now here is an individual who had not done this course and then ask for the reason why he was promoted. I think that would be more precise and it could lead to a meaningful debate or question and answer.

May we move on to the next question?

(Pause)

Mr. Chairman: Next question. Question No. 7 Haji Malik Faridullah Khan Sahib.

REGISTRATION OF AFGHAN REFUGEES

7. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that the work of registration of Afghan Refugees residing in Kurram Agency and other Tribal areas, has been suspended; and if so, the reasons thereof?

Syed Qasim Shah (Answered by Mr. Wasim Sajjad): Yes. Registration of Afghan Refugees has been temporarily suspended in Kurram Agency only since May, 1986 because the refugees population has overshot the local population. In other tribal area registration of new arrivals and unregistered refugees is being done through mobile teams of UNHCR and special teams from the Commissionerate Afghan Refugees, NWFP after proper verification.

ملک فریداللہ خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ رجسٹریشن کی معطلی کے بعد کرم ایجنسی میں کل کتنے افراد کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as I submitted the registration has been suspended in Kurram Agency for the time being. Therefore, based on that I would say that there would be no registration after the suspension until we decide again what to do in this matter.

ملک فریداللہ خان: جناب والا! معطلی کے بعد بھی ہزاروں لوگوں کو کرم ایجنسی میں رجسٹرڈ کیا گیا ہے اگر افغان کمشنریٹ ان کی تعداد ظاہر نہیں کرنا چاہتا تو علیحدہ بات ہے بہرحال یہ افسوسناک صورت حال ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ افغان مہاجرین کی تعداد جیسے کہ آپ کے جواب سے ظاہر ہے بہت بڑی تعداد ہے۔ کیا حکومت اس بہت بڑی تعداد کو دوسرے علاقوں میں بھی منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ اب وہاں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو چکا ہے

Mr. Wasim Sajjad: Sir, as regards the first suggestion by the honourable Member that registration has taken place, I will look into this matter and see to it that necessary action is taken.

As regards, the second question, Yes this matter is under the consideration of the Government that now that the population in Kurram agency of the Afghan refugees has risen to this high level, the refugees should be shifted to other areas preferably in the Punjab and other districts of NWFP and that after proper verification the registration is done in those areas. I may clarify, Sir, that although this policy of giving refuge to Afghan refugees is putting a strain on the resources of Pakistan but this is being done in the interest purely on humanitrarian grounds and in the spirit of Islamic brotherhood. We will continue to do so, *Insha Allah*, and we will continue to welcome them because we are doing so purely on Islamic grounds and humanitarian reasons.

Mr. Chairman: Next question.

SALARY OF KHASADAR FORCE

8. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the salaries of Khasadar Force in Tribal Areas are extremely meagre as compared to their responsibilities; and

(b) whether the Government intends to increase the salaries of the said Force from the next financial year?

Syed Qasim Shah (Answered by Mr. Wasim Sajjad): (a) The salaries of Khasadar Force in Tribal Areas do seem meagre when compared with their counterparts in other law and order forces. However the two cannot be bracketted together for certain historical structural reasons. Khasadari is a life time service and on the death of a Khasadar, his son or next of kin gets it. Khasadari in fact is a benefit which the Political Administration gives to the tribesmen for the extension of roads in their area or for any other meritorious service which they might have performed for the cause of administration.

(b) As the pay scales of all the Government Servants have been increased during the financial year 1987-88, the Khasadars also stand benefitted by the introduction of new pay scales as they are Government Servants and drawing their pays under basic pay scales.

ملک فرید اللہ خان: سر! جیسے جواب میں دیا ہوا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ خاصہ داری ایک رعایت نہیں ہے بلکہ خاصہ دار ایک فورس ہے یہ ٹرائبلز ایریاز میں پولیس کا کردار ادا کرتی ہے اور یہ تمام ایجنسیز کی territorial responsibility کی ذمہ دار ہے۔ یہ بات کہنا کہ یہ پنشن ایبل نہیں ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ اسے انگریزوں نے جان بوجھ کر پنشن ایبل نہیں رکھا تھا، کیا موجودہ حکومت انگریزوں کی پالیسی کو برقرار رکھتی ہے اگر رکھنا چاہتی ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ hereditary ہے، ایک خاصہ دار کے ریٹائر ہونے کے بعد اس کا بیٹا اس کی جگہ بھرتی ہوتا ہے، صورت حال یہ نہیں ہے بلکہ خاصا داری کو نکاد کی بنیاد پر دیا گیا ہے، ٹرائبلز شیئرز کی بنیاد پر دیا گیا ہے جو ان کے وہاں پر recognized شیئرز ہیں۔ ہم اس کو welcome کریں گے کہ اگر وہ اس سروس کو pensionable بناتے ہیں۔ خاصہ داری بہرحال پھر بھی اس کے گھر میں رہے گی دوسرا فرد اس کو لے ہی نہیں سکتا۔

keeping in view the territorial responsibility of the concerned tribes.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انہوں نے جواب دے دیا تھا کہ یہ پنشن ایبل نہیں ہے لیکن hereditable ہے۔ یہ تو بالکل ایک موروثی معاملہ ہے اس لئے اس لئے اس میں پنشن کا سوال تو نہیں اٹھنا چاہیئے۔

ملک فرید اللہ خان: یہ تو جناب انگریزوں نے اس لئے کیا تھا کہ وہ پنشن کے اخراجات بڑھانا نہیں چاہتے تھے۔

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! کسی چیز کے بارے میں یہ کہہ کر رائے دینا کہ یہ انگریزوں کی روایت ہے اس لئے اسے برقرار نہیں رکھنا چاہیئے صرف اس بات پر نکتہ چینی کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہوگا۔ روایت بہرحال روایت ہوتی ہے

[Mr. Wasim Sajjad]

ان میں سے کچھ اچھی ہوتی ہیں اور کچھ بری ہوتی ہیں۔ اس روایت کو ہم نے برقرار رکھا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اچھی روایت ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں جیسے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ جو خاصہ دار فورس ہے یہ بڑے اہم فرائض انجام دے رہی ہے لیکن اس کی اپنی روایات ہیں جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب باپ فوت ہو جاتا ہے تو بیٹا خاصہ دار بھرتی ہو جاتا ہے۔ اس لئے جناب نے صحیح فرمایا ہے کہ یہاں پنشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

It has become a hereditable right.

اس لئے ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے کہ ان کو پنشن دی جائے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، ملک فریداللہ خان صاحب۔

ملک فریداللہ خان: جناب والا! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ بے شک پنشن نہ دیں لیکن کیا آج کل کے حالات میں پانچ سو روپے تنخواہ کسی ملازم کو بھرتی ہونے کے بعد دینا، اس کے گزارہ کے لئے کافی ہے جب کہ اس کی ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! اس چیز کو، اس کمی کو، اس محرومی کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت نے تنخواہیں بڑھا دی ہیں، اب بیسک پے سکیل نمبر ۱ جو ہے جو کہ خاصہ دار کا بھی ہے کو ۵۰۰ روپے سے بڑھا کر ۶۰۰-۱۲-۸۶۰ کر دیا گیا ہے۔ اب ۵۰۰ کا سکیل ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۹ ملک فریداللہ صاحب۔

DEVELOPMENT WORKS IN FATA

9. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total amount spent so far by FATA Development Corporation on irrigation schemes in F.R. Bannu including the construction of canals;

(b) the names and location of such canals and the expenditure incurred thereon in each case;

(c) whether all the canals are located in tribal areas or expenditure has also been incurred on canals in the settled areas; and

(d) the names of canals schemes on which work has been started during the current financial year under the ADP indicating also whether any scheme of settled area such as Baka Khail, Janikhail and Bhattni has also been included in the approved Annual Development Programme?

Syed Qasim Shah (Answered by Mr. Wasim Sajjad): (a) The Corporation has spent a sum of Rs. 19.361 million on completed irrigation schemes in F.R. Bannu upto 1986-87 as detailed below:—

(i) Surface Irrigation Channels Rs. 5.936 million.

(ii) Tubewells/Testwells Schemes Rs. 13.425 million.

(b) The names of the completed canals with their location and completion cost as reported by FATADC is as follows:—

(Rs. in million)

Name	Location	Completion Cost
1. Seintangi Irrigation Scheme.. ..	Sain Khel Village F.R. Bannu.	1.188
2. Imp: to Barganathu Irrigation Scheme.	F.R. Bannu	1.949
3. Imp: to Daryoba Spring Irrigation and Water Supply Scheme	,,	0.380
4. Imp: to Zarwam Irrigation Channel ..	,,	1.436
5. Galam Viala Irrigation Scheme ..	,,	0.983
	Total ..	5.936

[Syed Qasim Shah]

(c) It has been reported by FATADC that all the canals on which expenditure has been incurred are located in Tribal Areas as per demarcation given by Revenue Authorities.

(d) The work on the following schemes was initiated under the ADP 1986-87:—

Name	Cost	Allocation for 1986-87	Expenditure during 1986-87
1. Improvement to Irrigation Channels on right side of Tochi River near Bakka Khel, Mandi	4.428	0.410	0.407
2. Improvement to Zindi Vials in Gumbati Area	1.505	0.410	0.404
Total ..	5.933	0.820	0.811

The Scheme entitled "Improvement to Irrigation Channel Gabbar Bittani Area" was included in the ADP of 1986-87 with an allocation of Rs. 0.542 million. But the work on the scheme could not be started owing to the fact that the scheme was not approved by the Board of Directors of FATADC as per acre cost of the scheme was on higher side.

The above mentioned areas such as Bakka Khel, Jani Khel and Bittani lie in F.R. Bannu.

ملک فریداللہ خان: جناب والا! میں جواب سے متفق نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ "مذکورہ بالا علاقے یعنی بکاخیل، جانی خیل اور بٹنی ایف آر بنوں میں واقع ہیں"

جناب چیئرمین: آپ سوال کے کسی حصے کو ریفر کر رہے ہیں؟

ملک فریداللہ خان: جی میں سوال کے حصے "ج" کو ریفر کر رہا ہوں دریائے

ٹوچی کے بائیں طرف بکاخیل منڈی کے نزدیک آبپاشی کی نالیوں ۔۔۔ یہ سوال جناب میں نے اسی لیے پوچھا تھا کہ ایک طرف فاٹا کارپوریشن والے کہتے ہیں کہ ہم ٹرائبل ایریا میں کام کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ سیٹلڈ ایریا میں پیسے لگاتے ہیں۔ اب بکاخیل منڈی ٹرائبل ایریا میں نہیں ہے اور جناب آپ کو علم ہے کہ حکومت نے اس سال ۶۰ لاکھ روپے کی لاگت سے یہاں پر ایک پولیس سٹیشن بھی قائم کیا ہے تو میں حیران ہوں کہ انہوں نے کیسے کہا ہے کہ یہ علاقے F.R میں واقع ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! یہ جو بات انہوں نے کہی ہے میں ان سے اس کی مزید تشریح کراؤں گا لیکن میرے خیال سے اس سے انکار نہیں ہوگا کہ بکاخیل بھی پاکستان کا حصہ ہے اور اگر ادھر تھوڑا بہت خرچ ہوگا تو ان کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے لیکن اگر وہ ٹیکنیکل اور interested یقیناً ہیں کہ فاٹا کو صرف ٹرائبل ایریا میں خرچ کرنا چاہیے تھا اور واقعی سیٹلڈ ایریا میں یہ کیوں کیا گیا اس کے بارے میں تفصیلی ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ فنڈز کی تقسیم کی بات کرتے ہیں میرے خیال میں وہ جانی خیل بکاخیل میں خود بھی آتا in the other way.. ہے جتنا کوئی اور ہوگا لیکن وہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ جو رقوم ٹرائبل ایریاز کے لیے مختص کی جائیں ان کو بغیر اجازت کے سیٹلڈ ایریاز میں خرچ نہیں کرنا چاہیے

جناب وسیم سجاد: جناب اس جواب میں جو مجھے دیا گیا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹرائبل ایریا میں ہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس کی تفتیش کرلیں اور مزید دریافت کرلیں کہ کیا صورت ہے؟

جناب وسیم سجاد : میں دریافت کروں گا ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال جناب مولانا کوثر نیازی صاحب نمبر ۱۱ ۔

TRAFFIC HARDSHIPS DUE TO VIP'S MOVEMENT

11. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in connection with the movement of V.V.I. Ps. roads in the country are blocked for hours together causing great inconvenience to the general public; and

(b) whether the Government intends to take some concrete measures? to alleviate public hardship in that behalf in view of latest drive for austerity?

Mr. Wasim Sajjad: (a) Incorrect.

In view of (a) above the question does not arise.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I take exception to the fact that the answer given by the Minister is factually incorrect. He says "incorrect," but the answer itself is incorrect as all of us know that roads are blocked for hours, how does the Minister arrive at this answer?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I have earlier also said that if the honourable member knows the answer then he should not ask the question but obviously he knows the answer to the question. So, the correct position is Sir, that no roads are blocked for the movement of V.V.I.Ps. Under our standing instructions they are not supposed to be blocked. When the V.V.I.Ps are crossing from traffic signal then momentarily they are stopped and the cars are allowed to pass through for security reasons otherwise they are not blocked for hours together. This is an incorrect statement. It is being made on full authority that this statement is incorrect.

Mr. Chairman: I think, here is a question of semantics. The question is that the roads are blocked for hours and what he says that it is incorrect. Now, if the road is blocked for one hour then probably it would be correct.

Mr. Wasim Sajjad: Even that is not correct Sir, may be for a few minutes.

Mr. Chairman: No, that would be correct in the sense that it is not in plural. It is not for hours but just for one hour. If it is blocked for less than an hour then of course the question I think, is a problem of semantics.

مولانا کوثر نیازی: آپ بھی ماشاءاللہ privileged کلاس میں شامل ہیں۔ آپ کو کبھی ہجوم میں پھنسے رہنے کا اتفاق نہیں ہوا جب ایک گھنٹہ تک روڈ بلاک رہتی ہے اور پھر وہ ہجوم نکلتا ہے تو کئی گھنٹے ان کو نکلتے نکلتے لگ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اصل میں یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ میں privileged class میں شامل ہوں۔

مولانا کوثر نیازی: آپ ماشاءاللہ قائمقام صدر بنتے ہیں، چیئرمین ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: صدر کی الگ بات ہے لیکن بحیثیت چیئرمین سینیٹ میں ایک ہی گاڑی میں آتا ہوں نہ پولیس آگے ہے نہ پیچھے۔

مولانا کوثر نیازی: آپ کے لئے تو بلاک ہی نہیں کی جاتی۔ سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ جو سینکڑوں سپاہی چلچلاتی دھوپ میں اس روٹ پر کھڑے کر دیئے جاتے ہیں جس پر سے V.I.Ps کو گزرنا ہوتا ہے کیا یہ بھی غلط ہے؟ اور کیا اگر یہ صحیح ہے تو وہ ان غریبوں کو کوئی compensation دینے کے لئے تیار ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! سوال یہ تھا۔ سوال تو بڑا واضح ہے کہ movement of V.I.Ps. کے دوران آپ سڑکوں کو بلاک کرتے ہیں۔ اب یہ بات کر رہے ہیں security arrangements بلاک کرنے کے بارے میں، میں نے واضح طور پر کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے ہم گھنٹوں کے لئے بلاک نہیں کرتے۔ چند منٹوں کے لئے جب کراسنگ پہ کوئی V.I.P. جا رہا ہو تو اس کے لئے سیکورٹی کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اب یہ ایک اور سوال پوچھ رہے ہیں کہ چلچلاتی

[Mr. Wasim Sajjad].

دھوپ میں، چلچلاتی دھوپ بھی ہو سکتی ہے ٹھنڈ بھی ہو سکتی ہے سردی اور گرمی بھی ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کے فرائض ہیں وہ اس کی انجام دہی کریں گے اور ان کا ایک مقصد ہوتا ہے سیکورٹی reasons ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ کی جاتی ہے اگر کوئی بہتر arrangements مولانا suggest کر دیں جس میں سیکورٹی کا مقصد بھی پورا ہو جائے اور چلچلاتی دھوپ بھی نہ پڑے پاکستان پہ تو میں اس کا خیر مقدم کروں گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! مردانِ مومن اللہ پر توکل کیا کرتے ہیں وہ پولیس سپاہیوں پر نہیں کرتے۔

جناب وسیم سجاد: اللہ تعالیٰ نے بھی کہا ہے کہ جب تک اپنی مدد آپ نہیں کریں گے تو میں بھی نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: بلکہ اپنی حفاظت بھی خود کیا کرو اگر نماز بھی پڑھتے ہو۔

مولانا کوثر نیازی: جناب دس پندرہ گاڑیاں جو پیچھے لگی ہوتی ہیں تو ان میں مسلح گارڈ ہوتی ہے تو پھر ان غریب سپاہیوں کو کیوں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کھڑا رکھا جاتا ہے؟

جناب وسیم سجاد: مولانا صاحب کے ساتھ بھی گن مین ہوا کرتا تھا جب یہ وزیر تھے۔

مولانا کوثر نیازی: میں کب کہہ رہا ہوں اب تو ان کے ساتھ گن مین کی دس دس پندرہ گاڑیاں ہوتی ہیں۔ جناب والا! بہر حال اس سوال کی سپرٹ سے انصاف نہیں کیا گیا اگر گھنٹوں صحیح نہیں تھا تو وہ یہ تو admit کر سکتے تھے کہ لوگوں کو مشکلات ہوتی ہیں V.I.P. کی آمدورفت سے اور حکومت اس سادگی کی move کے نتیجے میں اس پر نظر ثانی اور غور کرے گی لیکن وسیم صاحب جب سے ادھر بیٹھے ہیں تو انہوں نے totally ہر بات کو رد کرنا شروع کر دیا ہے عوام میں شامل ہی نہیں رہے۔

جناب چیئرمین : ان کو پتہ ہے کہ ضمنی سوالات میں یہی چیزیں پوچھی جائیں گی اس وقت پھر وہ مناسب جواب دیں گے بہرحال اگلا سوال ملک فرید اللہ خان صاحب۔

APPEAL AGAINST POLITICAL AGENT'S DECISION

@ 21. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that no appeal can be field against the decision of a Political Agent under the F.C.R. enforced in the Tribal Areas; and

(b) whether the Government has any proposal under consideration to amend the said law to provide for the right of appeal?

Syed Qasim Shah (Answered by Mr. Wasim Sajjad): (a) Yes.

(b) The Government has no proposal to amend the said Law at this moment.

ملک فرید اللہ خان : سپلیمنٹری سر! کیا یہ صحیح ہے کہ فاٹا کے قبائل کو اپیل کے حق سے محروم رکھنا ان کو دوسرے درجے کا شہری قرار دینا ہے؟

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this is incorrect. Each region has its own cultural historical traditions and in the Tribal Areas they have their own traditions and under the Frontier Crimes Regulation the matters are decided through the Council of Elders. It is felt by the Government Sir, that this is a practice which is respected, which is honoured and any change would be resented by the people of the area itself. Accordingly it is not correct to say that they have been treated as second class citizens. They have been treated as first class citizens. They are getting a system of Justice which is quicker and cheaper and acceptable to the people of that area and that is the criterian ultimately with any government.

ملک فرید اللہ خان : سپلیمنٹری سر! جناب وسیم صاحب کو یہ علم ہونا چاہیے کہ Council of Elders ایف سی آر کی دفعہ میں نہیں آتی۔ کچھ پولیٹیکل ایجنٹ کے اپنے اختیارات ہوتے ہیں اور یہ ہماری روایات میں بھی شامل نہیں ہے کہ

[Malik Faridullah Khan]

پولیٹیکل ایجنٹ ہمیں ۱۴ سال قید کی سزا دے جائیداد ضبط کرے اور پھر اس کے خلاف اپیل نہ ہو یعنی اپیل کا حق ہماری روایات کے خلاف نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : اپیل کمشنر کو نہیں ہوتی ؟

جناب وسیم سجاد : Revision ہوتی ہے۔

ملک فریداللہ خان : نہیں سر! revision اور اپیل میں فرق ہے۔ Revision میں کمشنر ایف سی آر can not set aside the orders of the Political Agent وہ اسے پولیٹیکل ایجنٹ کو واپس ریمانڈ کر سکتا ہے ان کے فیصلے کو رد نہیں کر سکتا اپیل منظور نہیں کر سکتا۔ وہی مسئلہ ہوتا ہے جب وہ واپس بھیجتا ہے پولیٹیکل ایجنٹ پھر اس کو قید کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض دفعات میں تو کمشنر ایف سی آر کے اختیارات بھی زیادہ ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا اسلام مظلوم کو حقِ اپیل دیتا ہے یا نہیں ؟

جناب وسیم سجاد : جناب پہلے تو اس میں یہ مفروضہ ہے کہ کوئی مظلوم ہے تو اس کو اپیل کا حق دیا جاتا ہے یا نہیں۔ یہاں پر میں نے پہلے عرض کیا کہ ہر علاقے کی اپنی روایات ہوتی ہیں اپنی ہسٹری ہوتی ہے اس کے مطابق یہ نظام بڑے عرصے سے چل رہا ہے پولیٹیکل ایجنٹ کے فیصلے کے خلاف بھی کمشنر کو ایک حق دیا گیا ہے، جس کو یہ نگرانی کا حق کہتے ہیں اس کے مطابق بھی ان کو ایک ریلیف مل جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ لوگوں کا اپنا نظام ہے وہاں پہ عرصہ سے چل رہا ہے اس کو یہ کہنا کہ یہ ظالمانہ ہے درست نہیں ہوگا۔

ملک فریداللہ خان : جناب والا! وزیر داخلہ صاحب سے درخواست کے ذریعے سے یہ گزارش کریں کہ ہمیں اپیل کا حق دیا جائے اور ہم اس کے خلاف کوئی resentment نہیں کریں گے۔ کیا حکومت اس پر غور کرے گی۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں، میں آپ کو ایک آسان طریقہ بتاؤں یہی سوال

آپ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کو ریفر کریں پھر اس کا جواب آجائے تو حکومت اس پر غور کرے گی۔

جناب وسیم سجاد: جناب ویسے اگر کوئی تجویز ان کی طرف سے آئے تو اس پر پورا اور مکمل غور کریں گے اور اس کو ان کے ارشاد کے مطابق دیکھا جائے گا۔

PROMISED REPLIES

EXPENDITURE ON SCIENTIFIC RESEARCH AND DEVELOPMENT

*27. The following information in respect of Starred Senate Question No. 27 asked at a sitting of the Senate on 6-1-1987 is placed on the Table of the House.

The amount (in million Rs.) spent on R & D during the fifth and sixth five year Plans is as under:—

S. No.	Years	Expenditure by M/O Science and Tech, SUPARCO, PAEC and PARC	Expenditure by Universities	Expenditure on R & D by Universities (Assuming 10% of Col. 4 is spent on R & D)	Expenditure by other educational institutes	Total Col. 3, 5 and 6	1% of GNP
1	2	3	4	5	6	7	8
1.	1978-79	847.770	197.133	19.713	N.A.	867.483	2096.42
2.	1979-80	887.639	254.820	25.482	2.784	915.905	2528.12
3.	1980-81	991.338	264.695	26.469	8.048	1025.855	3006.53
4.	1981-82	1354.735	335.524	33.552	9.725	1398.012	3471.89
5.	1982-83	1368.637	373.302	37.330	14.616	1420.583	4015.60
				SIXTH FIVE YEAR PLAN			
1.	1983-84	1503.536	469.332	46.933	26.044	1576.513	4577.96
2.	1984-85	1762.522	547.498	54.749	40.097	1857.368	5082.22
3.	1985-86	1906.758	660.451	66.045	49.180	2021.983	5707.19

The total expenditure on R & D is less than 1% of the GNP which is being progressively increased within the available resources. Fesides, expenditure on R & D is also incurred by provincial governments and private institutions.

CENSORSHIP ON MAIL IN PAKISTAN

*6. **Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi**: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether censorship on mail is enforced in Pakistan;

(b) the procedure to censor the mail in offices of private courier agencies;

(c) whether the incoming and outgoing mail including parcels are opened by the postal authorities for Hashish/Heroin?

Minister for Interior

(a) No.

(b) None.

(c) Not by the Postal authorities but by the Customs.

ACTION AGAINST INDIAN SABOTEURS

*11. **Qazi Hussain Ahmed**: Will the Minister for Interior be pleased to state the action taken against fifteen Indian saboteurs with the rank of Major and Colonel in the Indian Army who were arrested in Sind in December last?

Mr. Wasim Sajjad: No Indian saboteur with the rank of Major and Colonel in the Indian Army were arrested by the Government of Sind in December last.

INCOME EARNED BY OVERSEAS PAKISTANIS FOUNDATION

Assurance given by the Honourable Minister of State for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis, Rai Mansab Ali, in Reply to Supplementary to Starred Question No. 234 Asked by Syed Abbas Shah, Senator on 12-12-1985.

Details (as desired)

As against Rs. 20.039 million spent on Welfare and other activities for the benefit of Overseas Pakistanis in NWFP during the six years (1979-80

to 1984-85), an amount of Rs. 8.070 million was spent during the year 1985-86 as under:—

(Rs. in million)

Welfare schemes	0.476
Training & Education	1.369
Housing Schemes	6.225
	8.070

For the year 1986-87 the planned expenditure for NWFP has been increased to Rs. 12.403 million. Comprising of Housing Schemes 9.228 million, Welfare Schemes 1.900 million and Training and Education Schemes Rs. 1.275 million.

Details (as desired)

Cost of Suzuki alongwith charges on its conversion into ambulance come to Rs. 86,820/-

During the year 1985-86 no further ambulance was donated in Bannu district.

In the Budget Estimates 1986-87, three ambulances have been provided for NWFP and FATA.

Realising the requirement of better vehicle for villages and hilly areas, OPF will now provide TOYOTA HIACE ambulances which cost Rs. 3 lac each.

STAFF OF PASSPORT OFFICES

Assurance given by the Honourable Minister for Interior in Reply to Supplementary to Starred Question No. 10 put by Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi, Senator on 6-1-1987

Reference Council Section's U.O. No. 1-4-1987 Council (9) dated the 31st March, 1987 on the subject mentioned above.

2. The Directorate of Immigration and Passports (HQ), Islamabad have informed that all Regional Passport Offices are functioning in private rented accommodation except Regional Passport Office, Saddar, Karachi which is housed in Government barracks. Regional Passport Office, Peshawar is also functioning in a private building owned by Mr. Gohar Ayub Khan, MNA. Since the present building occupied by the Passport Office, Peshawar is not in a good condition the Assistant Director, concerned is in search of a suitable building. They have advertised twice in the local newspapers but to no avail. Efforts are under way to find a new building for the Regional Passport Office, Peshawar so that it is housed in a proper place.

Supplementary Question by Mr. Muhammad Ishaq, Senator Relating to Starred Question No. 157 on 22-01-1987

The proposals to up-grade Turbat Radio Station to 10 KW and to establish 10 KW radio stations at Gawadar and Panjgoor have been envisaged in the 7th Five-Year Plan. These are subject to availability of resources within national priorities. As far as this Ministry is concerned, every effort will be made to get these proposals materialised.

Mr. Chairman: Now, this brings us to the end of the Question Hour.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : میر نبی بخش زہری صاحب علاج کے لئے بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے حالیہ اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب سردار یار محمد رند چند ذاتی وجوہ کی بنا پر بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب ہماری معلومات کیمطابق تو وہ absconded declare کئے گئے ہیں تو ایپلیکیشن سینیٹ میں کیسے منظور کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین : میرے پاس اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ اخباروں میں میں نے پڑھا ہے۔ باقی رخصت دینا یا نہ دینا آپ صاحبان کا کام ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ رخصت نہ دی جائے اور اکثریت کی یہ رائے ہے تو الگ بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ اس کو رخصت کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں دیتے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محسن صدیقی صاحب بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۷ تا ۲۹ جولائی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب پیر شجاعت حسین قریشی اپنے نجی دورے پر برطانیہ تشریف لے جا رہے ہیں اسلئے انہوں نے ایوان سے ۲۷ جولائی تا ۲ اگست رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب شیخ اعجاز احمد صاحب اپنے علاج کے سلسلے میں امریکہ تشریف لے گئے ہیں انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ایک اطلاع مجھے پروفیسر خورشید صاحب کی طرف سے آئی ہوئی ہے جس میں وہ کہتے ہیں، یہ رخصت کی درخواست نہیں ہے لیکن، ٹیلیگرام ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔

In view of the United Shariat Mahaz's appeal to boycott the current session of the Senate protesting against the attitude of the Government towards the Shariat Bill I would be boycotting this session and would be very grateful if you would kindly inform the House of this position.

Prof. Khurshid Ahmed

اس پر کسی رائے کی اظہار کی ضرورت نہیں ہے، جیسے ان کی درخواست تھی وہ میں نے آپ کو سنا دی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! اس ایوان میں یہ بات پہلے آ چکی ہے کہ اجلاس بلانے کے سلسلے میں حکومت کا رویہ سخت غیر قانونی اور خلاف قاعدہ اور اس ایوان کے ساتھ مذاق ہے۔ آپ نے بھی از راہ کرم اس پر رولنگ دی تھی اور وزیر قانون سے یہ کہا تھا کہ پیشگی منصوبہ بندی کی جائے اور اراکین کو یہ بتایا جائے کہ گرمیوں کے موسم میں سردیوں کے موسم میں بہار کے موسم میں خزاں کے موسم میں کب کب اجلاس ہوں گے تاکہ اراکین بھی باقاعدہ اس کے مطابق تیاری کریں اور سب کو معلوم ہو کہ یہ اجلاس کب کب منعقد ہوتے ہیں دنیا بھر کے ملکوں میں ایسا ہوتا ہے۔ وزیر قانون نے اس سلسلے میں باقاعدہ وعدہ کیا تھا اس ایوان میں لیکن اب کہ پھر ایسا ہوا ہے کہ تین مہینے کے بعد اجلاس ہو رہا ہے اور وہ بھی چار دن کا اور اتوار کو بھی اس سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ شریعت بل اس میں آنا تھا اور حکومت اسے face کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

جناب والا! ہوگا یہ کہ آخری دنوں میں ۹۰ دن پورے کرنے کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور پھر آپ فرمائیں گے کہ اسلامی کونسل کی رپورٹیں زیر بحث لائی جائیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ نے حکومت کو اس سلسلے میں جو ہدایت کی تھی حکومت نے اس پر عمل نہیں کیا۔ آپ ان سے باز پرس کریں اور وزیر قانون از راہ کرم بتائیں کہ وہ اس پر عمل کیوں نہیں کر سکے۔ سیاسی مصلحتوں کے تحت وہ اجلاس اپنی مرضی سے جب چاہیں بلانے پر کیوں اصرار کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ صحیح ہے۔ لیکن آپ کی جو تحریک استحقاق ہے جس میں

[Mr. Chairman]

آپ ہیں جاوید جبار صاحب ہیں اور پروفیسر خورشید احمد صاحب ہیں۔ میرا خیال تھا یہ مسئلہ اس میں آجائے گا۔ میں نے جو رولنگ دی تھی پریذیڈنٹ کے ایڈریس کے متعلق، یہ تمام چیزیں اس میں شامل نہیں۔ جناب وسیم سجاد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کا جواب تو وہ خود دیں گے۔ مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک پروگرام دیا ہوا ہے جو کہ کل سیکرٹریٹ میں پہنچا تھا۔ اس میں یہ فرماتے ہیں۔

I am desired to inform you that with the approval of the competent authority a provisional calendar of sittings in respect of legislative year 1987-88 has been drawn up for the Senate and the National Assembly as shown below:

سینیٹ کا ۲۷ر جولائی سے ۴ر اگست تک پھر دوسرا اجلاس ۲۰ر اگست سے ۲۰ر ستمبر تک تیسرا اجلاس ۱۰ر دسمبر سے ۱۰ر جنوری تک اور چوتھا اجلاس ۱۱ر فروری سے ۲۲ر فروری تک۔ نیشنل اسمبلی کا ۲۰ر اگست سے ۲۰ر ستمبر تک پھر دوسرا اجلاس یا اس کے بعد کا اجلاس ۱۰ر دسمبر سے ۱۰ر جنوری تک اور پھر آخر کا اجلاس ۴ر فروری ۱۹۸۸ء سے ۲۳ر فروری ۱۹۸۸ء تک۔

The above schedule obviously would be in addition to the sittings already held in the current legislative year.

Kindly note that the calendar is tentative and depending upon circumstances could undergo modifications. The object, however, would be to remain as close to the calendar as possible.

یہ آپ کو separately سرکولیٹ کیا جائے گا۔ فی الحال تو یہ ہے۔ باقی جو آپ نے ارشاد فرمایا اگر موجودہ اجلاس کو بلانے کے متعلق اور یہ جو مختصر اجلاس رکھا ہے آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں تو the floor is with you جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the honourable Member has said that the session of the Senate is being called after a considerable delay. Sir, this has been for the reasons that in between we had the Budget Session of the National Assembly and that was a pretty lengthy session and thereafter the scheduled session. I must state here the scheduled session of the Senate was to be called in the 3rd week of August. However, considering that we should have an earlier session, we felt that even if we can have a short session at this stage and get through some work of the Senate we should do so. So, therefore, Sir, there has been no indifference as far as the Government is concerned, the Constitution fully lays down as to the maximum period within which you cannot hold a session of the Senate. All these limitation are laid down. They have been laid down by law and we are going to follow the law and the Constitution. We attach the highest importance to the Upper House of the Senate. The Government has the fullest respect and honour for the Senate. It is only that certain difficulties sometimes come in the way which prevent us from calling it sooner or more frequently than we would desire. But I assure you Sir, that it is not because of any indifference; not because of any political reasons, not because of any political considerations. We welcome the suggestions given in the Senate, welcome the debate in the Senate and the Government has the highest respect and consideration for the Senate.

Mr. Chairman: Could part of the reason also be that you are supposed to be away from the country till the 24th or 25th of July.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, that is only an incidental reason after all the Law Minister is not indispensable, if he is not here somebody else can take over.

مولانا کوثر نیازی: اگر کل سنڈے کا دن اس میں شامل کر لیا جاتا تو ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے آسکتا تھا۔ میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کا کیا سبب ہے اور اس میں کونسی رکاوٹ درپیش تھی۔ کیا واضح طور پر پرائیویٹ ممبرز ڈے کو avoid کرنے کے لئے اور شریعت بل کو face نہ کرنے کے لئے حکومت نے یہ اقدام کیا۔

جناب وسیم سجاد: جناب ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ خدشہ ہے مولانا صاحب کے ذہن میں۔ شریعت بل کے بارے میں ہمارے ذہن بڑے

[Mr. Wasim Sajjad]

صاف ہیں۔ پاکستان میں کوئی بھی آدمی شریعت کی مخالفت نہیں کرتا۔ البتہ شریعت بل کی مخالفت ہم بھی کر رہے ہیں اور لوگ باہر بھی کر رہے ہیں۔ اس پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ شریعت کے ہم سب حامی ہیں۔ قانون، آئین میں ہر جگہ لکھا ہوا ہے کہ پاکستان میں شریعت نافذ ہوگی اور آئین کا تقاضا ہے کہ پاکستان میں شریعت نافذ ہو اس کی کوئی مخالفت نہیں کرتا کسی کو خطرہ نہیں ہے ہم سب چاہتے ہیں۔ لیکن شریعت بل کے بارے میں کچھ reservations ہیں کچھ باتیں ہیں یہ موقع نہیں ہے کہ اس پر بحث چھیڑی جائے لیکن مولانا صاحب کا یہ خدشہ صحیح نہیں ہے۔ انتظامی امور ہوتے ہیں اور زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے کہ اس دن بلایا جائے یا دو دن پہلے بلایا جائے اگر مولانا صاحب کی یہ بات صحیح مان لی جائے تو پھر اس کو ۹ دن پہلے بلانا چاہیئے تاکہ دو دن آ جائیں۔ اکیس دن پہلے بلانا چاہیئے تاکہ تین دن آ جائیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہوتی سر! مولانا صاحب خود بھی پارلیمنٹ میں رہے ہیں ممبر ہیں، ان کو پتہ ہے کہ یہ انتظامی امور ہوتے ہیں کہ ہم نے پروگرام بنانا ہوتا ہے وزیروں کی موجودگی ہوتی ہے۔ وزیروں نے ممبران نے اپنے علاقوں میں کام کرنا ہوتا ہے ان سب چیزوں کو سامنے رکھ کر اجلاس بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح میں نے جناب عرض کیا کہ جو اگست میں سیشن بلایا جائے گا وہ ایک لمبا سیشن ہوگا اس میں کئی پرائیویٹ ممبرز ڈے آئیں گے اور اس میں بہت سی باتیں جو مولانا صاحب کرنا چاہتے ہیں یا دیگر ممبران کرنا چاہتے ہیں وہ بھی آ سکتی ہیں، ایسی کوئی بات نہیں کہ ہم دس دن پہلے یعنی اس کو avoid کر کے اجلاس بلائیں یہ تو کوئی با مقصد بات معلوم نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: اعتراض صرف اتنا ہے کہ ذہن صاف ہیں دل صاف ہیں لیکن ریکارڈ صاف نہیں۔

we take up privilege motions Javed Jabbar Sahib.

PRIVILEGE MOTIONS

(i) *RE:* LAYING OF THE ADDRESS OF THE PRESIDENT FOR DISCUSSION

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. I ask for leave to move that the privilege of the Senate has been breached by the act of arranging for the Address to Parliament by the President of Pakistan to be discussed in the National Assembly on the 3rd of May, 1987 and onwards while proroguing the Senate on April 30th, 1987, thus depriving the Senate of the opportunity to discuss and debate issues raised in the Address at the earliest possible opportunity. This action reflects a discrimination against the principle of equality of the 4 provinces which constitute the Federation of Pakistan which is the very principle on which the Senate is elected to serve. Even though the Address to Parliament by the President is the third such Address, the Upper House of Parliament has been deprived of exercising its inherent right to discuss the Address promptly and comprehensively. I move that this breach be discussed in the House.

جناب چیئرمین : مولانا کوثر نیازی صاحب ، آپ بھی اپنی تحریک استحقاق پیش کر دیں جو اسی موضوع پر ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میری تحریک استحقاق کا متن یہ ہے کہ سال گذشتہ صدر صاحب نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے جو خطاب کیا تھا اس پر سینیٹ میں اب تک بحث نہیں ہو سکی جبکہ قومی اسمبلی میں صدر صاحب کے دوسرے ایڈریس پر بحث ہو چکی ہے اور پہلا ایڈریس ابھی تک تشنۂ بحث چلا آ رہا ہے سینیٹ میں نہ پہلے ایڈریس پر بحث ہوئی ہے نہ دوسرے پر ، اصول اور قاعدے کے مطابق صدر صاحب کا پہلا خطاب ٹیبل پر رکھا جانا چاہیئے تھا مگر اس سے بھی سینیٹ کے اراکین کو محروم رکھا گیا ہے یہ نہ صرف قواعد کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے آئین کے تقاضے بھی مجروح ہوئے ہیں ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایوان میں بحث کی جائے ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Wasim Sajjad: Opposed.

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar on admissibility.

Mr. Javed Jabbar: I would like to cite Mr. Chairman, the well known principle that a delay in justice is a denial of justice. Similarly a delay in Parliamentary analysis and accountability by Parliament is virtually a denial of the right of Parliament to analyse an issue and to make it accountable to national scruitiny. Any action that prevents the Senate from properly fulfilling its duty which is to constantly maintain [illegible] of various processes including review of the President's Address and the Government's policy which follow from that Address constitutes an act of impeding and obstructing the Senate from performing its duties and therefore it constitutes a breach of privilege. Even though Sir, the Senate is indirectly elected, the Senate is the only legislature in the country which represents the Federal principle of equality of all 4 provinces and this relationship between all 4 provinces has undergone a fundamental change particularly in the last two years since this Parliament was established and therefore also in this context a number of motions have been moved on this very subject on the fact that the President's Address was not Tabled in the Senate and the fact that when the time was very close and very credible for it to be presented, deliberately the Senate was deprived of this opportunity. The President's Address as we all know Sir, is the basic and most fundamental policy document of any government. By this extraordinary delay the Senate has not been able to focus on issues which are connected to the constant stream of explosions and violent acts that have occurred over the past three months.

جناب چیئرمین: جناب کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آئین کی دفعہ نمبر ۵۶ کی پروویژن ۴ میں یہ بات طے ہے کہ صدر صاحب جب بھی پارلیمنٹ کو خطاب کریں گے تو اس خطاب کو زیر بحث لایا جائے گا، یہ دفعہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں تھی اور اس دفعہ کے تقاضے پورے کرنے کے لئے سینیٹ کے جو قواعد بنائے گئے تھے ان میں یہ

پروویژن موجود ہے کہ جب صدر صاحب خطاب کریں، اس میں پارلیمنٹ کو خطاب کرنے کے قواعد ہیں لیکن ظاہر ہے پارلیمنٹ کو ایڈریس کرنے اور سینیٹ کو ایڈریس کرنے کے قواعد ایک جیسے ہوں گے۔ اس وقت کیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین : میں آپ کو interrupt نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ قواعد الگ الگ ہیں اور آئین کے تحت الگ الگ بنانے کی ضرورت بھی ہے لیکن یہ ضمنی بات ہے، بہرحال آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا کوثر نیازی : بہرحال اگر حکومت اس سلسلے میں سنجیدہ ہوتی تو اس حکومت کو برسراقتدار آئے اڑھائی سال سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے وہ قواعد بنائے جا سکتے تھے لیکن ایک سال ہو گیا صدر صاحب کے پہلے خطاب کو اور اس کے بعد سے اب تک وہ قاعدہ نہیں بنایا گیا جس کے تحت یہ ہاؤس اس آئینی فریضے کو ادا کر سکے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قواعد مرتب کرنا بہت لمبا کام ہوگا لیکن آپ جانتے ہیں کہ جب قومی اسمبلی میں دوسرے ایڈریس کو زیر بحث لانا مقصود تھا تو ایک ہی دن میں وزیر قانون نے وہ قاعدہ مرتب کرا دیا جس کے تحت یہ بحث کی جا سکتی تھی، اور یہ بحث ہو گئی وہاں بھی صرف دوسرا خطاب زیر بحث آیا ہے، پہلا خطاب زیر بحث نہیں لایا گیا اور اس ایوان میں بھی ہمارے بار بار کے تقاضوں کے باوجود پہلا خطاب زیر بحث نہیں لایا گیا حالانکہ صدر کے خطاب سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ حکومت کی اہم پالیسیوں کو اپنے خطاب میں زیر بحث لاتے ہیں اور اس پر ایوان غور کرتا ہے اور بحث کرتا ہے یہ الگ بات ہے کہ حکومت کو یہ دقت پیش آئی ہو کہ پہلا خطاب زیادہ تر ہوائی تھا ان معنوں میں کہ وہ عینک اتار کر کیا گیا تھا اور یہ حضرات اسے ٹیپ نہیں کر سکے یا مرتب نہیں کر سکے اور اب الفاظ فضا میں بکھر چکے ہیں ان کو واپس عبارت کی قید میں لانا ان کے لئے

[Moulana Kasur Niazi]

مشکل ہو رہا ہے لیکن جو بھی سبب ہو پہلا خطاب زیر بحث نہ لا کر اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے اور جہاں تک دوسرے خطاب کا تعلق ہے دوسرے خطاب پر قومی اسمبلی میں بحث ہو گئی لیکن اس ایوان کو اس سے محروم رکھا گیا اور ان چار دنوں میں بھی ظاہر ہے کہ اس خطاب پر بحث ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ آج بھی ایجنڈے پر وہ قاعدہ بنانا پیش نظر نہیں ہے جس کے تحت اس خطاب پر بحث ہو اب اگر ایک یا دو دنوں کے اندر وہ قاعدہ بنا بھی لیا جائے تو ظاہر ہے کہ بحث کے لئے دو تین دن کی ضرورت ہوگی اور اب یہ اجلاس ملتوی ہوگا، اگلے اجلاس میں کہیں جا کر پھر اس خطاب پر بحث کی نوبت آئے گی اس طرح اس خطاب کی اہمیت اور تازگی ختم ہو چکی ہوگی اور ایوان کا بحث کرنا یا نہ کرنا یہ برائے بیت ہوگا۔ ان گزارشات کی روشنی میں میں گزارش کروں گا کہ حکومت نے واضح طور پر ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اس لئے آپ اس کا نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I do not deny that under the Constitution the Senate has a right to debate the Address delivered by the President to the Joint Session of Parliament. But again Sir, the same Constitution states that for this purpose rules have to be framed and when this matter was raised before this honourable House earlier your honour had also given a ruling that the rules shall be framed and for this purpose a direction was issued to the Government that we should bring appropriate rules for this purpose. The Government fulfilled its duty Sir, and we moved an amendment to the rules. These rules were then referred by the House itself to the Standing Committee in which the Minister for Justice is only an *Ex-officio* member and the Standing Committee consists of 5 members. The matter was debated in the Standing Committee and then the Standing Committee submitted its report to the House. Sir, the matter is relally in the custody of the House, it is the part of the House and it is under its control. As far as the Minister of Justice is concerned he is just one of the members and the matter is now lying within the jurisdiction of the House. If they want to pass the rules earlier, they have the power to do so, if they want

to pass the rules later they have the power to do so. Even the National Assembly, Sir, as has been stated the President delivered his Address on the 19th of April, 1987 and under normal practice this should have been brought for discussion as soon thereafter as possible but it could not be done because there were no rules available on the subject. The House (National Assembly) therefore, itself took a decision and they said we must try and pass these rules urgently. They were able to pass it, Sir, and as a result the discussion could take place only on the 3rd of May, 1987. That is the time when we came very close to the budget session of the National Assembly. So we had to make preparations for that and we could not call the Senate session. But now that the Senate session has been called again, Sir, the matter is on the agenda of this House. It is incorrect to say that the matter is not on the agenda. It is a matter that we would like to be taken up and as soon as the rules are passed by this House, which is entirely upto the House whether they want to pass them in this session or in the next session, my duty would be to place the Address of the President on the Table of the House and thereafter Sir, I lose control of the matter. It is for the Chairman in consultation with the members, in consultation with the Government to determine the days on which the matter shall be discussed. So I would say, Sir, as far as the Government is concerned, it has fulfilled its obligations by bringing the amendments to the rules soon, in fact urgently as directed by the honourable Chairman. Thereafter, this matter also was discussed earlier Sir, and you had given this ruling but now the matter is with the House. It is for the House now to take action on it. Any member can move a motion saying that this Committee's report be taken into consideration immediately if they feel the necessity for it. The reason has been, Sir, that there have been other important matters which have been coming before the House and for this purpose the rules could not be enacted but if you enact them, Sir, in this session I am sure that within seven, eight or nine days that we have for the session, I hope it will continue till Eid holidays, we may be able to find time to discuss the President's Address and I would welcome a discussion on that Address, Sir, as soon as the rules have been passed by this honourable House.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, with respect I dispute the interpretation given by the honourable Minister when he says that the Rules of Procedure are in the custody of the House. As we are all aware a special committee—not one but two committees have dealt with the totality of the Rules of Procedure and the Government has deliberately, which obviously

commands the majority in the Senate, not wished for the Rules of Procedure of this House—the revised Rules of Procedure to be fully debated. That is why even though over six months have elapsed since the report of the committee set up to review the original report on the Revised Rules of Procedure, the Government has not brought it for actual consideration and adoption by the House. Therefore, I dispute the contention that it is in the custody of the House. It is in the custody of the Government and, therefore, I object to this selective tabling of one chapter of the Rules of Procedure simply in order to accommodate the technicality that the President's Address may be debated three months after it was supposed to have been debated.

Second point, Sir, the Minister does not satisfy us on the argument of admissibility as to why was the Senate prorogued deliberately four days before the very same Address was presented in the National Assembly where the revised Rules of Procedure were adopted within one sitting. All it would have taken was one sitting of the Senate to consider the new Rules of Procedure and this delay is the substance of our argument for admissibility—the delay of three months which has taken away the relevance of the President's Address for debate which should have been done immediately. Thank you.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I only wish to say that whenever something new was to be done, something new is to be adopted there are some problems—teething problems. Once the honourable members adopt these rules, I am sure that we will have no problem.

Mr. Chairman: If you would kindly address yourself to the last point which Mr. Javed Jabbar has made. How was it possible for you to present these very rules in the Assembly and have them passed?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it was the Assembly members who decided that. In a meeting they decided that.

Mr. Chairman: This is the grievance that it was not given the opportunity to do that because on the 30th it was prorogued.

Mr. Wasim Sajjad: The argument of the honourable member is that since the majority is with the Government, therefore, the Government can do it.

Mr. Chairman: No, I do not accept that. This is part of the democratic process.

Mr. Wasim Sajjad: If the House wanted one month ago, two months ago, three months ago; even if, I say, the Government does not call a session the House itself can meet. They can requisition the session. But I am not going to that extent. I am saying that during the last session if any honourable member had moved suspend all other business and to take up this matter on an urgent basis, there was no restriction on the power of the House to do so. My duty, Sir, under the direction of the honourable Chairman was that I should bring the rules. I did that. Then the House decided—not I, the House decided that let us refer it to a Standing Committee. The Standing Committee that was constituted consisted of:

Mr. Sartaj Aziz .. .. as Chairman.

Brig. (Retd.) Abdul Qayum .. as member.

Mr. Hasan A. Shaikh .. .. as member.

Syed Fasih Iqbal .. .. as member, and

Mr. Wasim Sajjad .. .. as *Ex-Officio* member.

The Committee considered and debated the matter and brought its report to the House. So, how do I become responsible for this delay or for the House not deciding that we want to suspend all other business. I would say, Sir, because the House in its wisdom decided that this matter—"OK we can take up, let us discuss more urgent matters". Last time it was law and order problem. There were other issues that the House wanted to debate and they did that. So, I fulfilled my duty as Minister for Justice to the Government in complying with the directions given to me by the honourable Chairman. I brought the rules before the House. Now, it is with the House. The House can even today decide that they want to debate it, they can debate it today; they can say, OK we will debate it after two months, they can debate it after two months. But I have done my duty. I have further done my duty that even today it is on the Orders of the Day and it is incorrect that it is not on the Orders of the Day. I think Maulana Sahib is not correctly advised on that question. The matter is there. After we pass the two pieces of legislation which are important we can discuss this and if the House agrees this can be adopted within a matter of few minutes and then we bring the matter for discussion in this House.

Mr. Chairman: I think you are correct. Yes, Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی : میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے دوست جناب جاوید جبار دوسرے ایڈریس پر زیادہ زور دے رہے ہیں میرا پوائنٹ نوٹ کیا جائے کہ پہلے ایڈریس کو جس کو ایک سال ہو چکا ہے اس ایڈریس پر بحث نہ کرا کے حکومت پہلے ہی اس ایوان کا استحقاق مجروح کر چکی ہے اور قومی اسمبلی جس کے ہم اس طرح ذمہ دار نہیں ہیں لیکن پارلیمنٹ کا وہ بھی ایک wing ہے اس میں انہوں نے پہلا ایڈریس تو چھوڑ دیا صرف دوسرے ایڈریس کو زیر بحث لائے واضح طور پر پارلیمنٹ کا استخفاف ہو چکا ہے اور اب بھی میں یہ گزارش کروں گا اب بھی اگر وہ یہ چاہیں کہ دوسرے ایڈریس پر پہلے بحث ہو تو کس قاعدے کے تحت جبکہ پہلا ایڈریس ہی وہ ٹیبل پر نہیں رکھ سکے۔ اس لئے میں یہ گزارش کرونگا کہ آپ اس کا نوٹس لیں کہ پہلے ایڈریس پر بحث نہ کرا کے حکومت ایوان کا استحقاق پہلے ہی مجروح کر چکی ہے اور اب دوسرا ایڈریس تب زیر بحث آئے گا جب پہلا خطاب میز پر رکھیں گے اور اس پر بحث ہو گی پھر دوسرا رکھیں گے اور اس پر بحث ہو گی اور میں ان سے یہ مطالبہ کرونگا جب تک عید کی چھٹیاں نہیں ہوتیں وہ اس اجلاس کو ختم نہ کریں تاکہ خطابات زیر بحث آسکیں کیونکہ وہ پہلے ہی بہت باسی ہو چکے ہیں اور ان سے بُو آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک پہلے ایڈریس کا تعلق ہے میں اتنا عرض کردوں۔

The point with regard to the breach of privilege resulting from the failure of the Government to lay the Address of the President before the House was also raised by no less a person than the honourable member Mr. Wasim Sajjad. He was, of course, not the Minister for Justice at that time. It was debated at a very great length and I still recall that one of the lengthiest rulings probably in the history of parliament in this country at any rate had to be given by me dealing with all aspects of that particular privilege motion and I am referring for the time being to the first Address of the President.

I have not got the complete record of the ruling before me but I have got the relevant portions and what the conclusion was and to refresh the memory of the House I would read out from what was contained in that ruling. In that I have said (and this is again referring to the first Address

of the President) whether there was a breach of privilege or not; I think Maulana Sahib's contention that that matter is still pending and there was a breach of privilege, that is not correct to the extent that there was a ruling given on this whether it was a breach or it was not a breach and I am referring to that for the time being.

What I said in that ruling was:

"The upshot of all that I have said rather disjointedly is that while there appears to have been a lapse, the lapse does not amount to a breach of privilege although as I said before, keeping the intention in mind it very nearly does. Putting it differently and whether somebody accepts the blame for it or not, I am of the view that the failure to arrange for the President's Address before the commencement of the session of either of the House while it borders, rather hovers on the border of Constitutional illegality".

In our present situation for the reasons that I have given earlier and in the absence of rules and traditions of our own to which I just referred is not illegality itself. So, this was the conclusion that while it very nearly came to a breach of privilege but it was not breach of privilege technically.

Then, further on what should be done with regard to the future. I have said in that very ruling that without changing the Constitution the same objective can be better achieved by establishing a tradition regarding the commencement of the first session of each year and that we mean by that. Since our parliamentary session also usually starts with the Budget Session of the National Assembly that can serve as a point of reference and with reference to that occassion we may decide that the first session of the year should be deemed to commence a day or two or three as the Government may think fit before the commencement of the Budget Session of the Assembly. The very argument, whether it was a breach or it was not a breach revolved around the point whether this was the first session, as envisaged in the Constitution, of the body which the President should have addressed, and it was with regard to that so that, in future, we can decide this. Then, further on I have said at the same time (and this is important and relevant to the present privilege motion) we must have a programme of calendar of sittings, the point which Maulana Kausar Niazi Sahib referred a little earlier for the two Houses drawn up in advance for the year as a whole. We should also without loss of time lay down a procedure for the to address the two Houses assembled together and what to make of the Address after it has been delivered and with regard to the first

[Mr. Chair Man]

Address I have said even today we have not got an authentic copy or the authorized version so to say of what the President had said on the last occassion. There is of course no time limit specified for this but as both the Houses under the rules are expected to discuss the matters outlined in the Address by means of a motion of thanks, *the Houses are entitled to get a copy of the Address as early as possible. It would also be necessary to specify the procedure, the manner in which the Address of the President should be provided to the two Houses, either by making authentic copies available to their Presiding Officers or by laying it on the Table of the two Houses. There again a question may arise and it has arisen during the session in some other connection as to who should lay it, not the Secretariat I must say, the contents of the Address as we have observed already is the responsibility of the Government. The Address itself is supposed to be drafted by the Government and its words are the words of the Government put in the mouth of the President according to parliamentary practice. It must therefore, be placed by the Government on the Table of the House so that a motion by any member or by Government itself it can be debated and discussed.

Now, in conclusion and I think this is relevant with reference to the present privilege motion, to lay down the rule and accepting the offer of the honourable Minister for Justice I think it was Mr. Iqbal Ahmed Khan at that time who had said that 'yes' if there has been a lapse we accept the responsibility and in future we will be guided by whatever the ruling of the Chair is and whatever the sense of the House is with regard to this matter. Now, referring to that I said that the offer of the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs I would say that in future the date or time when the two Houses should meet for the President's Address under Rule 56 (3) should be specified in advance. There should be a calendar of sittings drawn up for the year as a whole before the commencment of the first Session. Rules-should be framed providing for the manner in which the meeting of the two Houses assembled together should be called and conducted how the President Address, because the President in these matters is governed by the advice of the Government is not a free agent, should be organized. How and in what manner copies of his Address should be made available to the two Houses; how a debate should be initiated on that basis; how much time should be allotted and in what manner for discussion of the matters referred to in the Address and what changes should be made in the existing Rules of Procedure of the two Houses for that purpose and the قلیب کا بند, so to say, was that with this I think while there may have been a mistake or a lapse or whatever but for the future we would be on the right track and we would have set up unambiguous traditions and then, I have said, I hope

this is acceptable to the House and the House said 'yes'. So, looked at from that point of view, I would say that *prima-facie* the privilege motion does appear to be in order because many of the things, which I have said, have not been carried out leaving aside what Mr. Javed Jabbar refers to as the discrimination between the treatment accorded in this matter to the Assembly and to the Senate. I think, we are both the limbs of the same Parliament and I do not think this is a relevant issue that one House or the other has been given preference. Since, there was a clear cut ruling that this programme has to be announced in advance of the year, there has to be rules framed and it is not for me now in view of the very lucid and very, I think, rational and reasonable explanation given by the Minister for Justice and Parliamentary Affairs also whether there has been any further lapse or on his part he has tried his best to comply with the requirements of whatever ruling the Chair had given at that time, but as I said *prima facie* it appears that there was, as I think, let me refer to the Rule itself, *prima facie* the motion does appear to be in order and it is now up to you, up to the House whether you would like to debate it here or refer it to the Privileges Committee in order to listen to the explanation of the honourable Minister and if the arguments advanced by him appear to be correct, rational, I think, there would be no harm done. But this would be if somebody would just move that it should be referred to the Privileges Committee that would serve the purpose.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, we would again be wasting time in waiting for the report from the Privileges Committee and as the matter is of an urgent nature therefore, straightaway it be admitted and discussed.

Mr. Chairman: But that matter is coming separately. I think, if you have seen the Orders of the Day for today the Minister has come up with the rules and it is there on today's agenda and it is upto us to pass those rules and if it is done today I think tomorrow we can sit and debate the whole thing. But this question whether there has been any delibrate lapse or any delibrate attempt not to comply with the ruling of the Chair, is I think, something which the House as a whole can not debate rationally, meaningfully. It can go to the Committee of privileges and they would look into the details.

مولانا کوثر نیازی: جناب! یہ مسئلہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے گا اور اس کے کئی اجلاس ہوں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں، کھٹائی میں نہیں پڑے گا۔ میرے خیال میں، میں نے جو عرض کیا ہے اس کو آپ نے پوری طرح سمجھا نہیں ہے۔ جہاں تک پریذیڈنٹ کے ایڈریس کا تعلق ہے، یا اس کے laying کا تعلق ہے، یہ سب کچھ آج کے آرڈرز آف دی ڈے میں شامل ہے۔ اس کا فیصلہ کہ پریولیج کا بریچ ہوا ہے یا نہیں، وہ بالکل الگ مسئلہ ہے۔ اس کو آپ اس سے detach کر دیں۔ جہاں تک ڈیٹیلز کا سوال ہے وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

Mr. Javed Jabbar: May I move Sir, that it be referred to the Privileges Committee?

جناب اختر نواز خان: جناب والا! اس کو پریولیجز کمیٹی میں کیوں نہ ریفر کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہی عرض کر رہے ہیں، انہوں نے بھی یہی suggest کیا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: مگر جناب والا! آپ نے اس پر رولنگ نہیں دی کہ پہلی تقریر کا کیا ہوا۔

جناب چیئرمین: پہلی تقریر کے متعلق ہی میں نے عرض کیا تھا کہ وہ بریچ آف پریولیج نہیں تھا۔

مولانا کوثر نیازی: نہیں، نہیں، لیکن آخر وہ گئی کہاں، وہ ہوا میں اڑ گئی یا اس پر بحث ہو گی۔

جناب چیئرمین: نہیں، اب اس پر بحث نہیں ہو گی۔

مولانا کوثر نیازی: کیوں جناب؟

Mr. Chairman: Because that has been evertaken by events.

اس بحث کا مطلب کیا ہے؟ بحث کا مطلب یہ ہے کہ اس سال کے لیے جو گورنمنٹ کا پروگرام ہو یا پالیسی ہو، ان پر بحث کی جائے۔ وہ سال بھی گزر گیا، وہ

کتاب بھی ختم ہوئی یعنی جو مسئلہ بھی تھا وہ سب کچھ ختم ہوگیا ہے۔ اب دوسرا سال شروع ہوا ہے، دوسرے سال کے پروگرام، دوسرے سال کی پالیسیز کے متعلق ۱۹، اپریل کو صدر صاحب نے دوبارہ ایڈریس کیا۔ وہی مسئلہ ہے، اس پر آپ ڈیبیٹ کر سکتے ہیں

this is not something like the reports Council of Islamic Ideology.

کہ ان کی ایک مستقل حیثیت ہے، یہ اسی سال کے پروگرام کے ساتھ متعلق ہے، اس وقت یہ پوائنٹ جو اٹھایا گیا تھا وہ وسیم سجاد صاحب نے خود اٹھایا تھا کہ یہ بریچ آف پریویلیج ہوا ہے۔ اس پر رولنگ دی گئی تھی کہ بریچ کے ہم بہت نزدیک آگئے تھے لیکن بریچ ہوا نہیں۔

So, this is referred to the Privileges Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: To report back within one week Sir. Time may be fixed.

Mr. Chairman: But that again, I think, does not serve the purpose. Again the report will have to come here and then it will be discussed. For the time being you concentrate on the framing of the rules on the laying of the President Address and asking for time or an opportunity to discuss that Address in the House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: If no time is fixed it would mean 30 days and by that time how many sessions we have? It will be just throwing it away from the House.

Mr. Chairman: But even if the Committee reports, unless the House is meeting, the Committee can not present its report to the House. The House would still not be in session but by the time the House meets, the report would also be ready.

(Pause)

Mr. Chairman: So, is this acceptable that the privilege motion is referred to the Privileges Committee?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: This stands referred to the Privilege's Committee.

(ii) *RE:* FAILURE TO ELECTRIFY TWO VILLAGES AS PROPOSED BY A SENATOR

ملک فرید اللہ خان: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ میں مندرجہ ذیل استحقاق کی تحریک پر غور کیا جائے۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے گذشتہ سال ممبران سینیٹ اور قومی اسمبلی کی صوابدید پر دو گاؤں کو بجلی دینے کے لئے محکمہ واپڈا کو ہدایات جاری کی تھیں میں نے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے علاقہ تنگی جنوبی وزیرستان کرک بندہ خیل بنوں ایف آر کے نام تجویز کئے تھے۔ ہر دو علاقہ جات کے لئے کام شروع کیا گیا لیکن بعد میں نامعلوم وجوہ کی بنا پر کام روک دیا گیا اور تاحال محکمہ واپڈا نے کام بند کیا ہوا ہے جس سے علاقہ جات میں بے چینی کی فضا پائی جاتی ہے۔ میں نے متعلقہ حکام کو کئی بار مطلع کیا اور خطوط بھی لکھے لیکن انہوں نے کسی خط کا جواب نہیں دیا۔ ممبران پارلیمنٹ کے منصوبہ جات کو التوا میں ڈالنے سے عوام میں ان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوتی ہے جبکہ اس ضمن میں وزیر اعظم کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ لہٰذا واپڈا کے اس طرز عمل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کی اگر آپ یہ وضاحت کر دیں کہ آپ کا استحقاق کیا تھا جو مجروح ہوا ہے؟

ملک فرید اللہ خان: جناب وزیر اعظم صاحب نے گذشتہ سال ہمیں پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں یہ ایک سہولت دی تھی کہ ہر ایک ممبر اپنے حلقہ انتخاب میں سے جن دو گاؤں کو بجلی مہیا کرنے کی سفارش کرے گا ان گاؤں کو بجلی دی جائے گی تو حیرت کا مقام یہ ہے کہ وزیر اعظم کی ہدایات پر بھی نوکر شاہی عملدرآمد نہیں کرتی۔ بلکہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ منتخب حکومت اور پارلیمنٹ ان کے اختیارات میں مداخلت کر رہی ہے۔ جناب والا! میری اس تحریک استحقاق کے بعد واپڈا والوں نے از راہ کرم مجھے اپنے ایک خط کا جواب بھیج دیا ہے۔ حالانکہ میں گذشتہ نو مہینوں سے

ان کو لکھ رہا ہوں مگر انہوں نے یہ زحمت گوارا نہیں کی کہ خط کا جواب دیتے۔ جب میں نے یہ تحریک پیش کی تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ ان سکیموں کے لئے ہم پانچ فیصد رقم سالانہ مختص کر رہے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک گاؤں کو دس سالوں میں بجلی پہنچائیں گے قبائلی علاقوں میں دوسرے علاقوں کی نسبت صورت حال مختلف ہے۔ کیونکہ قبائلی علاقہ میں پولز کی حفاظت کون کرے گا اور دس سالوں کے وقفے میں معلوم نہیں دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ بہرحال انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ ہم ایک مالی سال کے دوران پانچ فیصد رقم ان سکیموں کے لئے دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک مذاق ہے اور ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچانے کی یہ لوگ سازش کر رہے ہیں میں نے یہ تحریک اس وجہ سے دی تھی کہ ان کو خطوط بھیجے گئے انہوں نے جواب نہیں دیا اور وزیراعظم کے احکامات کی بھی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں وزیراعظم صاحب . . . . .

جناب چیئرمین : وہ تو وزیراعظم صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہوگا۔

ملک فرید اللہ خان : جناب ! وزیراعظم صاحب اس پارلیمنٹ کے فرد ہیں اور ہم میں سے ہی ہیں اگر ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو ہمارا تو واضح طور پر ہوتا ہے۔

Mr. Chairman: Anybody on behalf of the Government.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میں اس تحریک کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! جس طرح ملک فرید اللہ صاحب نے یہ بات کہی ہے۔ حقیقتاً جو سہولتیں اراکین پارلیمنٹ کو دی گئی ہیں تو بلوچستان میں، میں نے ۱۹۸۶ء میں ایک سکیم دی اور واپڈا نے آج تک اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ وہاں پر غریب جھگی نشین عوام ہیں انہوں نے اس کیلئے ڈیمانڈ کی تھی۔ میں نے

[Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel]

ان کی درخواست پر یہ حق استعمال کیا تھا لیکن آج ڈیڑھ سال تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ وہاں کا چیف صاحب اپنے آپ کو وزیراعظم سے بڑا سمجھتا ہے جو وزیر محترم کے دستخطوں کا بھی انکار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں اس کی نہیں مانتا جب تک میری نہیں چلے گی۔ تو اس ملک میں جمہوریت اور بیوروکریسی ایک ساتھ نہیں چل سکتیں۔ اگر یہ جمہوریت ہے تو پھر عوام کے منتخب نمائندوں کو وہ سہولتیں ملنی چاہئیں جس کے وہ حقدار ہیں۔

Mr. Chairman: Do you know about the case?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this is regarding electrification of certain villages. I think, it pertains to the provincial Government and the Water and Power Department and so, we can get the necessary instructions from these departments Sir, because I don't have these instructions today.

Kazi Abdul Majid Abid: Sir, I have received the instructions only just now. So, if I am given time I will find it out by tomorrow.

Mr. Chairman: I have no objection if you want to do that but unless...

Kazi Abdul Majid Abid: I would like to have the Member satisfied so I would like to look into this.

Mr. Chairman: Right. Then we postpone it for tomorrow. Next. There is last one for today—Qazi Hussain Ahmed Sahib.

(iii) FAILURE OF THE GOVT. TO ARRANGE PASSAGE OF THE CONSTITUTION (NINTH AMENDMENT) BILL 1986 BY THE NATIONAL ASSEMBLY

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں نے اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیا تھا کہ سینیٹ نے متفقہ طور پر عرصہ سے آئین کا نواں ترمیمی بل پاس کر دیا تھا۔ حکومت کا فرض تھا کہ وہ سینیٹ سے پاس کروانے کے بعد اسے قومی اسمبلی سے پاس کروانے

کا اہتمام کرتی لیکن حکومت نے اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ اس سے سینیٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا ایوان اس پر غور کرے۔

Mr. Wasim Sajjad: Opposed:

جناب چیئرمین: جناب قاضی صاحب آپ فرمائیں۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس حکومت کا جو گذشتہ اڑھائی سال کا مسلسل رویہ ہے، امن و امان کی صورت حال کے بارے میں بھی، شریعت کے قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں بھی، اور نویں ترمیمی بل کا جو حشر ہو رہا ہے اور شریعت بل کا جو حشر ہو رہا ہے اور ساتھ ہی ملک بھر میں جس طرح بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں اور امن و امان کی صورت حال خراب ہو رہی ہے اور سینیٹ میں تین دفعہ امن و امان کی صورت حال پر مکمل بحث ہوئی ہے، ہر سیشن میں ایک بحث امن و امان کی ہو جاتی ہے اس کے باوجود حکومت کوئی فیصلہ کن اقدامات نہیں کرتی کوئی بڑا اقدام نہیں کرتی اور اڑھائی سال کے عرصے میں، اس تذبذب اور بے یقینی کی کیفیت سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ حکومت نا اہل ہے تذبذب کا شکار رہے اور اس حکومت کی انتظامیہ میں یہ صلاحیت ہی باقی نہیں رہی کہ وہ امن و امان کی صورتِ حال میں بہتری پیدا کر سکے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکومت کسی فیصلے پر پہنچنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

جناب والا! نویں ترمیمی بل کے موقع پر یہاں سینیٹ کے فلور پر وزیر اعظم نے سینیٹ سے پاس ہونے کے بعد تقریر کی لوگوں کی مبارکباد قبول کی اور بہت فخریہ انداز میں کہا کہ ہم نے بڑا اسلامی کارنامہ سرانجام دیا ہے اگرچہ وہ ایک ادھورا کام تھا اس کے باوجود ہم نے اس ادھورے کام کی مخالفت نہیں کی ہم نے کہا کہ پہلے آپ سے جتنا ہو سکے کر دیں لیکن ان کے اندر اس ادھورے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بھی صلاحیت نہیں ہے سینیٹ نے اس کو پاس کر دیا ہے ہمارے پاس

[Qazi Hussain Ahmed]

قومی اسمبلی سے جب بھی کوئی چیز آتی ہے اس کو ایک دو روز میں پاس کر دیتے ہیں لیکن ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے اور حکومت خود اس کے بارے میں بے یقینی کی شکار رہے یہی صورتحال شریعت بل کی بھی ہے پرائیویٹ ممبرز ڈے کو کسی نہ کسی طریقے سے ٹالنے یا avoid کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے پچھلے سیشن میں ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ حاجی سیف اللہ صاحب نئے آئے ہیں وہ مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کو حل کر دیں گے اس لئے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ملتوی کر دیا جائے ہم نے اس کی مخالفت کی لیکن مسلم لیگ نے اپنی واضح اکثریت کے ذریعے سے بالکل ناجائز طور پر ہمارے ایک حق کو یعنی پرائیویٹ ممبرز ڈے کو بھی سلب کر لیا اور یہ سب کچھ حکومت نے کیا یہ پوری صورت حال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اس حکومت سے بار بار مطالبہ کرنا یہاں سینیٹ میں بیٹھ کر بحث کرنا اور امن وامان کی صورت حال پر بحث کرنا صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

یہ صورت حال ہے جس کی وجہ سے جناب والا! متحدہ شریعت محاذ کی شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ سینیٹ کے اس سیشن کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ میرے ساتھی بھی یہاں بیٹھے ہیں اور ہم چونکہ بائیکاٹ کر رہے ہیں جناب چیئرمین! اور آپ کا بہت وقت بچے گا اس لئے یہ ہمارا حق ہے اور آپ کو ہمیں یہ موقع دینا چاہیئے۔ یہاں میرے ساتھی موجود ہیں شریعت بل کے محرکین موجود ہیں۔ عبدالرحیم میرداد خیل موجود ہیں۔ دوسرے بھی یہاں شریعت کے لئے بات کرنے والے خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ وسیم سجاد صاحب نے خود کہا ہے کہ شریعت پر اختلاف نہیں ہے۔ حالانکہ جناب والا! وسیم سجاد صاحب بہتر جانتے ہیں کہ شریعت پر اختلاف نہیں ہے تو شریعت تو شریعت بل کے ذریعے سے یہاں نافذ ہوگی، کوئی تجویز پیش ہوگی، کوئی مطالبہ پیش ہوگا۔ یہ تو بالکل انہوں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے، فریب دینے کے لئے بات کی ہے شریعت بل پیش ہوگا۔ اس پر بحث ہوگی۔ اس میں آپ ترامیم پیش کر دیں اس میں خود ہم نے ترامیم

پیش کی ہیں اور اس کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوگی واضح ہو گی کہ کیا حکومت کا مؤقف درست ہے یا ہمارا موقف درست ہے اور یہ بات سب لوگوں پر واضح بھی ہو چکی ہے۔ اس بات میں اب کوئی شک وشبہ بھی نہیں رہا۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا۔ یہ اہم مسئلہ ہے پورے ملک میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ اور ہر روز اخبارات میں یہ بحث کا موضوع بنتا ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیں ضرور یہ موقع دینا چاہیئے کہ ہم اپنے بائیکاٹ کی وجہ بیان کریں کہ ہم کیوں اس پر مجبور ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے بہت صبر سے کام لیا ہے۔ میں آتے ہی قواعد وضوابط اور اجازت کے بغیر اٹھ کر اس وقت بھی یہ کہہ سکتا تھا۔ صبح بھی یہ کہہ سکتا تھا لیکن میں نے صبر کیا ہے۔ میں نے اپنی تحریک استحقاق کو اس کا موضوع بنایا ہے اور میں قواعد کے مطابق آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ ہمیں اس کا حق دیا جائے کہ ہم اپنے بائیکاٹ کی وجہ بیان کریں اور پھر ہم یہاں اس ایوان میں نہیں بیٹھیں گے۔ آپ کا وقت بھی بچے گا کیونکہ یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جی۔ قاضی صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: گزارش یہ ہے کہ قاضی صاحب نے ایک اعلان کیا ہے کہ ہم نے اس وقت بائیکاٹ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے پہلے ایک تحریک استحقاق پیش کی، نویں ترمیم کے سلسلے میں اور اس میں انہوں نے امن وامان کا بھی ذکر کیا۔ میری تحریک التوا بھی اس سلسلے میں آ رہی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ حکومت امن وامان قائم کرنے میں ناکام رہی ہے اور نااہل ہے۔ میں اس سے ذرا معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ حکومت دیدہ ودانستہ سب کچھ کرا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں قاضی صاحب اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف : اس سلسلے میں انہوں نے جو کہا ہے میں اس کی تائید کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : ان کو بھی قواعد کے مطابق صرف ایڈمیسبلٹی پر بات کرنی چاہیئے تھی یہاں پر امن وامان کا سوال نہیں ہے ۔ تحریک التوا یہاں علیحدہ آ رہی ہیں ۔ دل کھول کر ان پر بحث کیجئے گا ۔

قاضی عبداللطیف : میں عرض کر رہا ہوں کہ تحریک التوا نہیں پیش کروں گا ۔ میری تحریک التوا اس وقت موجود ہے ۔ جو تحریک التوا میں نے پیش کی تھی اس کی تاریخ ہے ۲۹ اپریل ۔ اور اس وقت میں نے یہ کہا تھا کہ بیس ہزار قبائلیوں کو روس والے تربیت دے رہے ہیں اور یہاں آ کر وہ تخریب کاری کریں گے ۔ اس پر کسی نے نوٹس نہیں لیا ۔ آج وہ تحریک التوا آ رہی ہے جب کہ یہ دھماکے شروع ہو چکے ہیں ۔ اس کے علاوہ میں نے دسمبر ۱۹۸۶ء میں ایک سوال دیا تھا ۔ جناب والا ! میں اتنی گزارش آپ سے کروں گا کہ آپ اس ایوان کے چیئرمین ہیں ہمارے رئیس ہیں ۔ ہمارے صدر ہیں ۔ اس ایوان کا فرض ہے کہ یہ حکومت جس بے لگامی سے چل رہی ہے اس کو لگام دی جائے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے دسمبر میں یہ سوال دیا تھا ۔

جناب چیئرمین : ضرور دیں لیکن قاعدے قواعد کے مطابق دیں جو آپ کے بنائے ہوئے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : قواعد کے مطابق ، جناب والا ! میں بائیکاٹ کا اعلان کر رہا ہوں مجھے کچھ تو کہنے دیجئے کہ میں کیوں بائیکاٹ کر رہا ہوں اور میں اس ایوان کو کیوں چھوڑ رہا ہوں ۔ اتنی بات تو مجھے کہنے دیجئے ۔ میں گزارش کروں گا کہ دسمبر میں ، میں نے سوال دیا تھا دھماکوں کی تفصیل کے لئے ۔ وہ ۷ جنوری کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں ۔ یہ سوال ۷ جنوری سے ۲۲ جنوری تک ملتوی کر دیا گیا ۔ ۲۲ جنوری کو مجھے اس کا جو جواب ملا تھا اس میں یہ تھا کہ کل دھماکوں کی تعداد ۴۵۳ ہے اور ہلاک شدگان کی تعداد ۲۹۵ ہے ۔ زخمیوں کی تعداد ۸۶۰ ہے

اور اس کے ساتھ دو سوال یہ تھے کہ یہ بتایا جائے کہ کتنے آدمی گرفتار ہوئے ہیں کتنوں پر مقدمے چلے ہیں اور کتنے کو سزا دی گئی ہے ان میں آپس میں تطبیق نہیں ہو رہی تھی تو وزیر صاحب نے معذرت کے ساتھ کہا تھا کہ ہم اس کے متعلق جواب دیں گے۔ اس کے بعد ۳۰ اپریل کو جواب آیا ہے، جناب والا! ذرا اس کا نوٹس تو لیجئے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ کل تعداد دھماکوں کی ۸۲ ہے۔ جب کہ پہلے یہ کہا گیا تھا کہ ۴۵۳ ہے۔ ہلاک شدگان کی تعداد ۴۴ بتائی گئی ہے جب کہ پہلے بتایا گیا تھا کہ ۲۹۵ ہے۔ زخمیوں کی تعداد ۲۴۸ بتائی گئی ہے جبکہ پہلے بتایا گیا تھا کہ ۸۶۰ ہے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, he may be asked to confine himself.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! آج جو آیا ہے اخبار میں .... (مداخلت)

جناب چیئرمین: صرف میری ایک عرض سنیں۔ جہاں تک آپ کے بائیکاٹ کرنے کا سوال ہے آپ نے اس ایوان سے باہر تمام اخباروں کو دیا ہوا ہے۔ کل سے وہ چھاپ رہے ہیں۔

(مداخلت)

قاضی عبداللطیف: وسیم صاحب اس لئے مجھے روک رہے ہیں کہ آج کا ایک تراشا پیش کر رہا ہوں اخبار کا..... (مداخلت)

جناب چیئرمین: میری بات سن لیں۔ پھر آپ جو کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں فرمائیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک تحریک استحقاق ہے۔ اس کو آپ ختم کر دیں یا accept کر دیں یا ریجیکٹ کر دیں، جو کچھ آپ کی مرضی ہے یہ ہاؤس کا کام ہے۔ اس کے بعد اگر آپ ایکسپلینیشن میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ضرور کہیں۔

قاضی عبداللطیف: ایک جملہ اس کے تتمہ کے طور پر عرض کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

قاضی حسین احمد: جناب والا! ہم نے کوئی تحریک استحقاق پیش نہیں کی۔ ہمارا بائیکاٹ ہے ہم نے اس کو ذریعہ بنایا ہے۔ کوئی تحریک استحقاق ہماری نہیں ہے۔ یہ

[Qazi Abdullatif]

حکومت اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی کہ اس کے سامنے کوئی بات پیش کریں اور یہ اس پر کوئی فیصلہ کر سکے۔

جناب چیئرمین : مجھے افسوس ہے کہ آپ ایک فارمل نوٹس دیتے ہیں۔ اس کو ریکارڈ پر لایا جاتا ہے۔ اس پر آپ کھڑے ہوتے ہیں بحث کرنے کے لئے۔ اس کو آپ پڑھ دیتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کو ایک ذریعہ بنایا گیا تھا بائیکاٹ کا۔

قاضی حسین احمد : یہ اس وقت نوٹس دیا تھا جناب چیئرمین ! جب یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔

جناب چیئرمین : جہاں تک بائیکاٹ کا تعلق ہے
You could have got up even otherwise, I would have permitted you.
میں اب بھی آپ کو اجازت دوں گا اگر آپ چاہتے ہیں۔ حالانکہ مجھے شک ہے کہ قواعد کے مطابق ہے یا نہیں۔ لیکن تحریک استحقاق کے ضمن میں یہ اجازت نہیں دے سکتا جو آپ فرما رہے ہیں یا قاضی صاحب فرما رہے ہیں۔ بے شک آپ علیحدہ جو کچھ مرضی ہے کریں۔ جہاں تک بائیکاٹ کا تعلق ہے . . . . (مداخلت)

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین ! اس کا نوٹس میں نے بہت پہلے دیا تھا۔ اس وقت ہم نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ قطعاً میں نے یہ ذریعہ نہیں بنایا اور نہ ہی وہ بوگس ہے۔ یہ بوگس بھی نہیں ہے۔ یہ بالکل ایک حقیقی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : وہاں پر بھی اگر آپ قانوناً یہ چاہتے ہیں کہ اس کی کیا حیثیت ہے تو میں آپ کو ابھی سنا دیتا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ
The Constitution (Ninth Amendment) Bill.
. . . . . (مداخلت)

قاضی حسین احمد : جی میں نے اس کی استدعا نہیں کی۔ اس کی قانونی حیثیت نہیں پوچھی۔

جناب چیئرمین : تو پھر آپ اسے withdraw کر رہے ہیں ؟

قاضی حسین احمد : میں بھی نہیں کر رہا ہوں۔ میں نے اس کا بہت پہلے نوٹس دیا تھا مجھے یہ اعتماد نہیں ہے کہ یہاں کسی مسئلے پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Then it will have to be ruled out.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, but I would like to say something since so many things have been said on this matter, I would like to

میں بھی اسے ذریعہ بنانا چاہتا ہوں

جناب چیئرمین : اگر آپ اس کی قانونی حیثیت جاننا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بتا دوں۔

to save the time of the House because ultimately again I will have to give a ruling after what you say. And what I have said is that the Bill as Qazi Sahib himself is saying is now pending before the National Assembly.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! آپ ہمیں کم از کم اتنی تو اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بائیکاٹ کی وجوہ تو بتا سکیں۔

جناب چیئرمین : تحریک استحقاق کے تحت بائیکاٹ کی وجوہ بیان کرنا کس قانون میں لکھا ہوا ہے جو قواعد آپ نے بنائے ہیں اس میں اگر ایسے آپ بائیکاٹ چاہتے ہیں یا لوگ ایسے اگر واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں .... (مداخلت)

قاضی عبداللطیف : انہوں نے ایک تحریک استحقاق پیش کی اور اس میں انہوں نے کہا کہ میں اس کو واپس اس لئے لے رہا ہوں کہ میں اس وقت بائیکاٹ کر رہا ہوں اور جب وہ بائیکاٹ کر رہے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب آپ جو point of view present کر رہے ہیں۔ وہ وہی جو حافظ نے نہ جانے کتنے سو سال پہلے کہا تھا :

ز دست جور تو گفتم ز شہر خواہم رفت

بخندہ گفت برو حافظا کہ پائے تو بست

اگر آپ نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے توکسے پائے تو و بست، یہاں آنے کی "تکلیف اور زحمت کیوں گوارا کی۔ بائیکاٹ تو وہاں سے ہی شروع تھا۔

قاضی حسین احمد : یہاں پر رجسٹر کرنے کے لئے کہ ہم کیوں مجبور ہو رہے ہیں یہ ہمارا حق ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ ہو گیا ہے ۔

قاضی حسین احمد : ہمارا حق ہے یہاں پر رجسٹر کرنا ۔ ریکارڈ پر لانا ۔

جناب چیئرمین : یہی تو میں عرض کرتا ہوں ۔

قاضی حسین احمد : حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہم بائیکاٹ پر مجبور ہو رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ آپ کا حق ہے لیکن یہ پریویلیج موشن کے context میں نہیں ہو سکتا ۔ یہ تحریک استحقاق کے ضمن میں نہیں ہو سکتا اور اس میں سیدھی بات یہ ہے کہ جہاں تک اس ایوان کا تعلق ہے ۔

The constitutional amendments are made under Article 239. It provides the procedure how that should be done. That Article does not specify any time limit. It does not say that anybody else can influence. As a matter of fact it would be interference with the working of a sovereign entity of the Parliament in their own sphere and jurisdiction. They can take as much time over that Bill as they wish. You can blame the Government for this. That is a different matter.

قاضی حسین احمد : قاضی صاحب مخاطب ہیں جناب چیئرمین اور اردو میں...

جناب چیئرمین : میں تو سب سے مخاطب ہوں ، یعنی پورے ایوان سے مخاطب ہوں ۔

قاضی عبداللطیف : تو کیا میں اس کی وجوہات بیان کر سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کو ہم ڈسپوز آف کر لیتے ہیں ، پھر مجھے قاعدہ قانون بتا دیں کہ اس کے نیچے آپ بائیکاٹ کا جواز پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ ہم مان لیں گے پھر ....

قاضی عبداللطیف: بائیکاٹ کا جواز تو میں یہی پیش کر رہا ہوں کہ مجھے یہ کہنے تو دیجیے کہ میں بائیکاٹ کیوں کر رہا ہوں اس کے بعد آپ اس کا فیصلہ دے سکیں گے....

جناب چیئرمین: وہ تو میں نے کہہ ہی دیا ہے کہ حافظ کے وقت سے جو ایک ٹریڈیشن آ رہی ہے ایک لفظ میں

؏ ز دست جور تو گفتم ز شہر خواہم رفت

تو بائیکاٹ تو ہو ہی گیا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Order, Sir. I would request a ruling from you whether Article 239 is also **governed** by Article 70 where the other House is expected to give a decision within 90 days.

Mr. Chairman: It is not for me to interpret Constitutional provisions. This is a matter for the courts but 239 is an altogether independent Article and if that House does not approve of this that means the end or the death of the Bill itself because there is no provision in the Constitution that if there is a difference between the two Houses with regard to Constitutional amendments how that difference is to be resolved.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Then you also mean to say that even for the term of this Senate if the other House does not take a Bill passed by this House it can just carry on.

Mr. Chairman: Well, show me any rule, Constitution or rule or any tradition where one House......

Mr. Ahmed Mian Soomro: In Article 70, there is a provision for ordinary Bill other than Constitutional amendment.

Mr. Chairman: That is right.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Where there is no specific provision, it is supposed to be guided by the general provisions.

Mr. Chairman: No. If the matter was so important....... *interruption)*

Mr. Ahmed Mian Soomro: The intention cannot be that the whole session of the......

Mr. Chairman: Soomro Sahib if the matter was so important that the Constitution had to devote a special chapter on it. It had to make special provision for this then, I think you cannot apply the general rule that in the case of difference of opinion between the two Houses. Either House can request the President to call the two Houses to a session or a joint sitting. This is not there.

Mr. Ahmed Mian Soomro: With respect I would submit, I do not say in the case of difference of opinion but it is upto the Government to bring it. If the Government for the whole tenure of this Assembly or Senate does not bring a Bill passed by one House, should it remain as it is? Is that the intention of the Constitution? I, therefore, think it will be governed by Article 70.

Mr. Chairman: I think nothing is wrong with the Constitution. In that case you can accuse the Government as some of the honourable Members are doing now, of " بد دیانتی ", of not doing a thing which they are required to do but there is no Constitutional remedy. There is no remedy with me.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Would Article 239 be of no avail? Is it useless?

Mr. Chairman: A House can take as much time over the passage of a Bill, over the passing of a Bill transmitted to it by the other House as it wished. One House cannot interfere in the Constitutional responsibility of the other House. In their own sphere they are absolutely independent.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Here the question would also arise what would you deem as trasmitted. Whether a receipt by the Upper House of a Bill passed by the Lower House would be considered as transmitted to this House or when it actually starts discussing it.

Mr. Chairman: I think, these are all theoretical questions. If you put and formulate them precisely and if they are relevant I will certainly answer but I am not here to interpret the Constitution for you. I think, you are as competent as anybody else.

Mr. Ahmed Mian Soomro: For our purpose you are here to interpret what we think, you are here to reply to our point of order. For every thing we cannot go to a court.

Mr. Chairman: In the context of particular situations.

قاضی عبداللطیف : جناب مجھے آپ کے شعر کے مقابلے میں شعر کہنے کی اجازت ہوگی۔

جناب چیئرمین : جی ہاں، لیکن صرف شعر ہی کہیئے۔

قاضی عبداللطیف : جی ہاں صرف شعر ہی کہوں گا۔

ز شیخ شہر جان بردم بہ تزویر مسلمانی
مدارا گر بہ ایں کافر نمی کردم چہ می کردم

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، وہ تو آپ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ مولانا سمیع الحق۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! چونکہ میں بھی شریعت بل کا ایک محرک ہوں تو میں بھی اپنے جذبات کا اظہار ایک دو منٹ میں ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شریعت بل کا یہاں پر ذکر نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق : شریعت بل کے سلسلے میں اس سیشن سے بائیکاٹ کا سلسلہ چل رہا ہے میں اسی موضوع پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب وسیم سجاد : شریعت بل کا کوئی مسئلہ نہیں ہے جناب! یہ بائیکاٹ ایک غیر اسلامی رویہ ہے اور بائیکاٹ کو ٹرانسلیٹ کرنے میں ان کے پاس کوئی لفظ بھی نہیں کوئی عربی کا لفظ لے آئیں کوئی اسلامی لفظ لے آئیں، بائیکاٹ عین غیر اسلامی چیز ہے۔

مولانا سمیع الحق : اصل چیز تو جہاد ہے کہ تلوار لے کر منافقین کی گردنیں کاٹ دو، ہم بڑے آزاد کار ندے ہیں اور صرف کم ترین لفظ استعمال کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: This motion is ruled out of order.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر، صرف ایک اجازت چاہوں گا، وسیم سجاد صاحب نے فرمایا کہ یہ غیر اسلامی کردار ہے اور وہ لوگوں کے ذہن میں یہ چیز ہمیشہ ڈالا کرتے ہیں اس کے متعلق مجھے صرف دو آیات پڑھنے کی

[Qazi Abdul Latif]

اجازت دیجیے ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں کہ جو ان پڑھ ہوں آیتوں کے بارے میں اور وہ اس کی تفسیر کو نہ سمجھتے ہوں ان کے معانی کو نہ سمجھتے ہوں اور اس کے اندر وہ بحث کرنے لگ جائیں تو پھر آپ کا فرض ہے اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ اس مجلس سے آپ اٹھ جائیے - ان سے آپ روگردانی کیجئے اتنے تک کہ وہ دوسری بات شروع کر دیں اور اگر بالفرض آپ سو یہ چیز شیطان بھلا دے اور آپ کو یاد نہ رہے تو اس کے بعد جس وقت بھی آپ کو یاد آجائے تو پھر ظالموں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہیئے ۔ ہم دو سال سے یہ شریعت بل پیش کر رہے ہیں اور اس کے اندر ہمیشہ ان کا موقف یہ رہا ہے کہ متفقہ شریعت بل ہم لائیں گے لیکن آج تک ان کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ متفقہ شریعت بل اس کے متبادل ہمارے پاس لے آتے کہ وہ ہے کیا، تو اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے سامنے اب اس کے سوا اور کون سا راستہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ نہ بیٹھیں، جس طریقے سے نبی صلے اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں ایسے زمانے سے کہ جس میں علماء کی تابعداری نہیں کی جائے گی، میں اس ایوان میں ایک عالم کی حیثیت سے آیا ہوں ٹیکنوکریٹ کی حیثیت سے آیا ہوں، میں نے اپنی سند پیش کی ہے، میرے فن کی توہین کی جا رہی ہے تو وسیم سجاد صاحب جن کو میرا خیال ہے کہ آیت پڑھنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی کہ جو صحیح طریقے سے قرأت کے ساتھ آیت پڑھ دے لیکن وہ بھی اس کے اندر مداخلت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم متفقہ بل لائیں گے ..... (مداخلت)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں جہاں تک بائیکاٹ کا تعلق ہے یہ ہاؤس نے بھی نوٹ کیا ہے اور میں نے بھی نوٹ کیا ہے کہ شریعت بل کے سلسلے میں .....

قاضی عبداللطیف: کہ جب علماء کی تابعداری نہیں کی جائے گی اور

نہ حیادار لوگوں سے حیا کیا جائے گا تو اس کے بعد یہ ہے کہ اللہ ہمیں اس زمانے سے بچا۔

جناب وسیم سجاد : جناب وقت بہت قیمتی ہے، لوگ پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ سیشن بہت شارٹ ہے اس میں کام کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں this is not relevant اور جنہوں نے بائیکاٹ کرنا ہے وہ بے شک بائیکاٹ کریں میری درخواست ہوگی کہ وہ رہیں لیکن اگر وہ اس میں نہیں رہ سکتے تو ان کی مرضی ہے۔

قاضی عبداللطیف : حضرت آپ سے ہمارا بائیکاٹ نہیں ہے اور آپ کے ہم مشکور ہیں آپ نے ہمیشہ ہمیں موقع دیا ہے، ہمارے بائیکاٹ کا موضوع کچھ اور ہے ہمارا بائیکاٹ ان لوگوں سے ہے جن لوگوں نے ہمارے خلاف یہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے ان لوگوں کے خلاف ہمارا بائیکاٹ ہے۔

جناب چیئرمین : اس موقع سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھا، جناب وزیر داخلہ نے مداخلت کی آپ مجھے بولنے کا حق ہی نہیں دیتے، میں نے بات شروع کی تھی انہوں نے کہا یہ غیر شرعی ہے پھر آپ نے اور سب حضرات کو موقع دیا اور میں اب اپنا اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : آپ نے بھی یہی کہنا ہے کہ شریعت کے .....

مولانا سمیع الحق : ہاں میں نے کہنا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک کہہ دے تو میں اس پر اکتفا کر لوں، میں اپنی قبر میں جا کر سوؤں گا۔ میں اپنی بہت بڑی پارٹی کا ترجمان ہوں نمائندہ ہوں، جمعیت العلمائے اسلام کی طرف سے مجھے بھی اپنے جذبات ظاہر کرنے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

مولانا سمیع الحق : میں اتنا عرض کروں گا جناب والا! کہ وزیر عدل صاحب نے بار

[Maulana Sami-ul-Haq]

بار کہا ہے کہ ہم شریعت بل کے مخالف ہیں آج انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ شریعت بل شریعت نہیں ہے اگر یہ شریعت نہیں ہے تو انہوں نے آج تک شریعت کی کوئی واضح اور مثبت، چیز سامنے کیوں نہیں رکھی وہ مسلسل ایک ایسی شریعت کی تلاش میں ہیں کہ جس سے اللہ بھی راضی ہوں اور لات و منات بھی راضی ہوں۔

جناب چیئرمین : یہ سب باتیں جب شریعت بل سامنے ہو اس کے ضمن میں آپ کہہ سکتے ہیں اور پہلے بھی آپ کہہ چکے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : ابھی ضمناً انہوں نے کہا ہے کہ شریعت بل، شریعت نہیں ہے تو پھر تو کوئی ایسی چیز ہمارے سامنے رکھ دیتے کہ ہم کوئی چیز تو دیکھ لیتے اس میں کوئی مثبت تجویز یا ٹھوس پیش رفت ہوتی تو ہم سمجھتے، اب کیسی شریعت کی تلاش میں ہیں کیا اکبر کا دین الٰہی وہ دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو بھی، مسلمان بھی، سکھ بھی، شرابی بھی زانی بھی، سمگلر بھی اور چور بھی اس سے خوش ہوں اور پھر ان کی لوٹ کھسوٹ پر بھی زد نہ پڑے اور یہ اپنے الٹے تلے بھی پورے کر سکیں، اور مفاد پرست طبقے کے مفادات بھی جاری رہ سکیں تو ایسا شریعت بل تو کبھی قیامت کے دن تک ایوان میں پیش نہیں کر سکتے۔ اب اگر یہ شریعت بل کو شریعت نہیں سمجھتے تو میں اتنی سو بار درخواست کروں گا کہ خدا را وہ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کر کے اس کو مسترد کیوں نہیں کر دیتے قوم کو گومگو کی کیفیت میں رکھا ہوا ہے۔ اگر یہ شریعت بل شریعت نہیں ہے تو ہم اتنی گزارش کریں گے کہ اگر آپ منظور نہیں کر سکتے تو آپ ایمانی جرأت اور اخلاقی جرأت سے اسے فوراً مسترد کر دیں آپ اس کو کیوں لیت و لعل سے ٹال رہے ہیں۔ آپ کے بہروپ باز آدمی مسلسل اخبارات میں لوگوں کو مژدے سناتے ہیں کہ ہمارے مذاکرات جاری ہیں۔ کسی کے ساتھ نہ آپ کے مذاکرات ہو رہے ہیں نہ کسی کے ساتھ رابطہ ہے .... (مداخلت)

جناب چیئرمین : اس کو آپ چھوڑیں میرے خیال میں آپ کا پوائنٹ یہ ہے جب تک حکومت ایسا بل نہیں لے آتی جس کی آپ نے تعریف کر دی اتنے تک آپ بائیکاٹ کر رہے ہیں یہ آپ کی مرضی ہے۔

مولانا سمیع الحق: تو میں یہ اپیل بھی کر رہا ہوں کہ آپ بڑی آسانی سے اس کو مسترد کر دیں کہ آپ کی جان اس بلا سے چھوٹ جائے اور یہ پھندا جو آپ کے گلے میں پھنسا ہوا ہے اس سے آپ بھی آرام سے رہ سکیں اور ہم بھی۔ ہم بہرحال اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس سیشن سے اس شریعت بل کے سلسلے میں بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ہو گیا۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! اب جو اتنی باتیں ہو چکی ہیں تو مجھے بھی موقع دیا جائے۔ میں حکومت کی طرف سے وضاحت کر سکوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر، ہم اس وقت جو اڑھائی سال سے .... (مداخلت)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں پوائنٹ آف آرڈر اس کے متعلق ہو سکتا ہے جو ہاؤس کے .... (مداخلت)

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں اسی پر آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: کس پر آ رہے ہیں وہ جو موشن تھا وہ تو کب کا رول آؤٹ ہو چکا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: نہیں، اسی بات پر آ رہا ہوں۔ میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بھی بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جی میں ابھی اسی بات پر آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگر ہے تو ایک لفظ میں کہہ دیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں آ رہا ہوں اور آخری لفظ جو آپ کہیں گے اور جیسا آپ کا اعلان ہو گا تو میں اسی طرح عملدرآمد کروں گا بات یہ ہے کہ اڑھائی سال سے ہم مسلسل اس ایوان میں شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا صدر پاکستان مسلمان، وزیراعظم پاکستان مسلمان، سینیٹ

[Mr. Abdul Rahim Mirdad Khel]

کا چیئرمین مسلمان، قومی اسمبلی کا سپیکر مسلمان، پارلیمنٹ کے اراکین مسلمان، ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلامی نظام قائم کرو۔ اب ہم کس سے مطالبہ کرتے خدانخواستہ ہم ہندوستان میں بیٹھتے اور اس سے مطالبہ کرتے کہ چلو یہاں نظام مصطفیٰ قائم کرو۔ اب ہم سب مسلمان ہیں اور پھر ہم ایک دوسرے سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ملک میں شریعت کا نفاذ ہو۔ شریعت ہم کیوں چاہتے ہیں اس کی وجوہات بھی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس ملک میں اگر شریعت محمدی کا نظام ہو۔ شریف انسان کی شرافت محفوظ ہو.... (مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر دو سال سے بحث جاری ہے اور یہ سب باتیں ہو چکی ہیں پوائنٹ آف آرڈر کونسا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میری عرض سنیں۔ شریعت ہم اس لئے چاہتے ہیں ایک بزرگ انسان کی شرافت اور ایک خاتون کی عصمت محفوظ ہو ایک معصوم بچے کی جان محفوظ ہو۔ ایک محنت کش کی جان محفوظ ہو ہم اس ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں کوئی فیشن ایبل قانون نہیں چاہتے ہیں بلکہ دین الٰہی کا نفاذ چاہتے ہیں آخر یہ ملک ہم نے کس لئے حاصل کیا تھا اسی لئے کہ اس ملک میں نظام اسلام قائم ہوگا اس ملک کے لئے ہم نے لاکھوں جانوں کی قربانی دی تھی اور آخر میں شعر عرض ہے۔

اے میرے پاک وطن تیری بنیادوں میں ہے لاکھوں شہیدوں کا لہو
ہم تجھے گنج دو عالم سے گراں پاتے ہیں

جناب چیئرمین: شکریہ!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: آپ نے آخری لفظ ہمیں کہا کہ بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لفظ پر لبیک کہتے ہوئے میں اس ایوان سے جاتا ہوں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: وہ آپ نے "لبیک" پہلے اخبار میں دے دیا تھا۔

Mir Hussain Bakhsh Bangulzai: Point of order Sir.

Mr. Chairman: No point of order on this issue any longer. Mr. Wasim Sajjad, I think, is going to say something.

Mir Hussain Bakhsh Bangulzai: Point of explanation.

جناب چیئرمین: آپ کا نہ کوئی ریفرنس ہوا ہے نہ کوئی نام آیا ہے۔

There can be no point of explanation on this.

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب میں آپ سے اجازت چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ تشریف رکھیں۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! چونکہ بہت سی باتیں کہی گئی ہیں اور ضرورت ہے کہ میں حکومت کی طرف سے وضاحت کروں میں جناب کی اجازت چاہوں گا۔ یہ سب کو علم ہے کہ متحدہ شریعت محاذ نے بہت عرصہ پہلے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ انہیں بائیکاٹ کرنا ہے اور یہ فیصلہ انہوں نے تب کیا جب پاکستان کے عوام نے ان کی پذیرائی نہیں کی۔ انہوں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا کہ ۲۷ رمضان کے بعد ایک تحریک چلائیں گے عوام نے اس کو مسترد کر دیا اور اس لئے مسترد کیا کہ عوام جانتے ہیں کہ اس معاملے میں حکومت مخلص ہے اور ایسی کوئی چیز نہیں کرنا چاہتی جس سے پاکستان میں افراتفری پیدا ہو فرقہ واریت ہو اور شریعت کے نام پر لوگوں میں آپس میں تفرقہ پیدا ہو جب انہوں نے بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا تھا تو اس کا ایک شریفانہ طریقہ یہ تھا جو پروفیسر خورشید احمد نے اختیار کیا۔ یعنی کہ انہوں نے ایک چٹھی لکھ دی اور کہا کہ جناب میرے اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اس اجلاس میں شرکت نہ کروں اور انہوں نے جناب کو خط بھیج دیا۔ جناب نے وہ پڑھ کر سنا دیا ایک دوسرا طریقہ تھا لیکن یہاں پر میں سمجھتا تھا کہ total confusion تھی۔ ایک کہہ رہے تھے کہ میں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کبھی کہتے تھے میں نے ذریعہ بنایا کبھی کہتے تھے میں نے پیش نہیں کی کافی وقت ایوان کا انہوں نے لیا اور ایسی باتیں انہوں نے کہی جو درست نہیں ہیں اور میں ان کی تردید کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک ہمارے نویں ترمیمی بل کا تعلق ہے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا تھا اور سینیٹ سے پاس ہوا تھا جس وقت یہ بل

نیشنل اسمبلی میں گیا تو حکومت نے اس کو نیشنل اسمبلی میں پیش کیا۔ نیشنل اسمبلی کے ممبران کی خواہش کے مطابق اس کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا سلیکٹ کمیٹی میں چند اختلافات سامنے آئے اور کچھ ممبران خصوصاً خواتین نے اظہار کیا کہ اس کی کچھ شقیں جو ہیں ان میں ترمیم کی جائے اور مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک تقریر کی تھی قومی اسمبلی میں جس میں، میں نے کہا تھا کہ حکومت ہر اس کوشش کی پذیرائی کرے گی جس میں یہ کوشش کی جائے گی کہ متفقہ رائے یعنی Consensus کے ذریعے نویں ترمیمی بل کو پاس کیا جائے ہم Consensus کیوں چاہتے ہیں کیونکہ اسلام کے نام پر کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیئے کوئی تفرقہ بازی نہیں ہونی چاہیئے اسلام کے نام پر سب متحد ہونے چاہئیں ورنہ یہ پاکستان کے لئے خطرناک دن ہو گا جب اسلام کے نام پر ہم آپس میں لڑائی شروع کریں۔ ہم آپس میں بیان بازی شروع کریں اور ہم یہ کہیں کہ یہ اسلام ہے یہ اسلام نہیں ہے۔ اس لئے حکومت یہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں مکمل شریعت کا نفاذ ہو اور اس کے لئے آئین میں ضمانت موجود ہے۔ آئین میں لکھا ہوا ہے کہ شریعت کا نفاذ کس طریقے سے ہو گا۔ آئین میں لکھا ہوا ہے کہ پاکستان کا اعلیٰ قانون قرآن و سنت ہو گا۔

شریعت بل کے بارے میں ہمیں اختلاف ہے ہم نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہیں گے اختلاف جناب بہت بنیادی قسم کے اختلاف ہیں پہلی چیز تو یہ ہے کہ شریعت کس کو کہتے ہیں۔ میں نے بار بار وضاحت کی ہے کہ پاکستان کے عوام کے نزدیک شریعت اللہ تعالےٰ کے قانون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا نام ہے۔ اس کے علاوہ کسی انسانی سوچ کو چاہے وہ کتنا بڑا عالم ہو شریعت نہیں کہا جا سکتا۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ میں نے آج تمہارا دین مکمل کر دیا۔ جب اللہ تعالےٰ نے دین مکمل کر دیا تو اس کے بعد کسی انسان کی کوشش کو دین میں شامل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر شریعت قرآن و سنت ہے اور جس طرح انہوں نے شریعت بل میں لکھا ہوا ہے۔ کہ شریعت قرآن و سنت کے علاوہ

اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں ۔ قیاس اجماع کو بھی انہوں نے شریعت کا حصہ بنایا ہوا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ اجماع اور قیاس فقہ ہو سکتے ہیں لیکن وہ شریعت نہیں ہو سکتے۔ شریعت اس لئے نہیں ہو سکتے کہ شریعت ایک ابدی چیز ہوتی ہے تمام زمانے کے لئے، تمام لوگوں کے لئے، تمام ادوار کے لئے ہوتی ہے ۔لیکن فقہ جو ہوتا ہے وہ ایک انسانی کوشش کا نام ہے ۔ فقہ میں اختلاف بھی آ سکتا ہے ۔ فقہ میں زمانے کے حالات کے مطابق تبدیلی بھی آ سکتی ہے لہٰذا ہم نے کہا تھا کہ شریعت کو آپ قرآن و سنت تک محدود رکھیں۔اس پر کوئی اختلاف نہیں ہوگا ۔ اللہ تعالے کا قانون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم شریعت ہے یہ سب پر لازم ہے ہم سب اس کو مانتے ہیں کوئی اس پر اختلاف نہیں ہے۔

اس کے بعد جناب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہر عدالت شریعت کے مطابق فیصلہ کرے یہ اس شریعت بل میں لکھا ہوا ہے ۔ جناب والا! پہلے انہوں نے شریعت کی تعریف ایسی کی ہے ۔ اس میں تفرقہ بازی کا بیج ڈال دیا گیا ہے کہ فقہ میں اختلافات ہیں۔ امام ابوحنیفہ بہت بڑے عالم تھے لیکن ان کے دو شاگردوں نے ان سے اختلاف کیا۔ سنیوں میں چار schools of thought ہیں یعنی مکاتب فکر ہیں۔حنبلی، شافعی، مالکی اور حنفی۔ اس کے علاوہ شیعوں میں فقہ جعفریہ ہے۔کیونکہ انسانوں میں اختلاف آراء ہے۔ ایک ہی مسئلے پر مختلف آراء ہیں لہٰذا یہ فقہ جو ہے اس میں تفرقہ بازی ہو سکتی ہے۔اس لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ تمام عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلہ کریں اور شریعت کی تعریف میں انسانی کوشش کو شامل کر دیا گیا ہے تو اس اختلاف کا بیج جو ہے وہ ڈال دیا گیا ہے ۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ عرض کیا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مشہور ہے جب انہوں نے یمن کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے پوچھا کہ بھئی اب تم فیصلے کیسے کرو گے تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ تعالے کی کتاب قرآن کے مطابق فیصلے کروں گا تو پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں روشنی نہ ملی تو پھر

[Mr. Wasim Sajjad]

کیسے فیصلے کرو گے انہوں نے کہا کہ سنت کے مطابق فیصلے کروں گا پھر کہا کہ اس میں بھی روشنی نہ ملی تو کیسے فیصلے کرو گے تو پھر کہا کہ میں اپنا دماغ اور اپنی عقل استعمال کروں گا تو انہوں نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے یہی اسلامی طریقہ ہے۔

جناب والا! کچھ اللہ تعالے کے احکامات واضح طور پر موجود ہیں کچھ ایسے احکام ہیں جہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ یہ تم نہیں کرو گے۔ اس کے علاوہ جو فیلڈ ہے وہ پارلیمنٹ کے لئے کھلی ہوتی ہے، قانون سازی پارلیمنٹ کے ذریعے ہوتی ہے، اور یہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہم کسی نامزد جج کو نہیں دے سکتے کہ آپ فیصلہ کریں کہ قانون کیا ہے۔ یہ قانون بنانا، قانون کا اطلاق کرنا، پارلیمنٹ کا کام ہے اور آج کے زمانے میں اجماع صرف پارلیمنٹ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ حق اللہ تعالے نے اُمّت کو دیا ہے۔ یہ حق کسی انسان کو نہیں دیا۔ اللہ تعالے نے یہ حق جو ہے یہ اُمّت کے نام دیا ہے اور اُمّت کس طرح فیصلے کرے گی؟ امت فیصلے کرتی ہے پارلیمنٹ کے ذریعے۔

جناب والا! یہ اختلافات اس قسم کے ہیں ہم نے بار بار کہا ہے کہ ہمیں آپ اس سلسلے میں کوئی تجویز دیں جس کے نتیجے میں ہم concensus پر پہنچ سکیں تاکہ آپس میں ہم ایسا فیصلہ کریں جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ پاکستان میں ایسی کوئی چیز نہ کی جائے جس کے نتیجے میں ایک بھائی دوسرے بھائی سے کہے کہ وہ یہ اسلام ہے، یہ اسلام نہیں ہے ہم ایسی کوئی صورت نہیں چاہتے۔ ہماری نیتیں صاف ہیں، قانون میں، آئین میں یہ لکھ دیا گیا ہے اور ہمارے جو aims ہیں، ہمارے جو ارادے ہیں، اور ہمارا جو نصب العین ہے یہ سب واضح ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مکمل شریعت کا نفاذ ہو۔ یہاں پر اسلامی حکومت ہو، اسلامی اقدار کا نفاذ ہو۔ ہم ایسی کوئی چیز نہیں چاہتے جس سے کہ پاکستان میں تفرقہ پیدا ہو۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ! میں اسے مزید طوالت نہیں دینا چاہتا لیکن اتنا عرض کروں گا کہ آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے اور ایک دوسرے کو accommodate کر کے ہی حل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کچھ گورنمنٹ اپنی طرف سے initiative لے اور ان سے سلسلہ گفتگو جاری رکھے۔ کیونکہ یہ مسئلہ تب یاد آتا ہے جب پرائیویٹ ممبرز ڈے پر شریعت بل کا ذکر آتا ہے یہ مسئلہ دو اڑھائی سال سے چل رہا ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں اور عوام چاہتے ہیں کہ یہاں شریعت کا نفاذ ہو' اور اس میں کچھ پیش رفت ہو۔ خواہ یہ اسی ہاؤس میں ہو یا اگر consensus پیدا نہیں ہوتا تو پھر بھی اس مسئلہ کو لٹکایا نہیں جا سکتا۔ اس کا فیصلہ کرے اس مسئلہ کو نپٹانا چاہیئے بہرحال' یہ میں نے ایسے ہی کہہ دیا ہے' کوئی رولنگ نہیں ہے' اب ایڈجرنمنٹ موشنز کو لیتے ہیں۔ میرے پاس جو ایڈجرنمنٹ موشنز کی لسٹ ہے' وہ میں آپ کو پہلے سنا دیتا ہوں پھر اس کے متعلق چند ایک فیصلے آپ کی رائے لینے کے بعد کرنے پڑیں گے۔ جس آرڈر میں ہم آئے ہیں وہ کچھ ایسے ہے۔ ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے ۸۷-۵-۲ کی' یہ قاضی عبداللطیف' قاضی حسین احمد' پروفیسر خورشید احمد' جناب عبدالرحیم میرداد خیل کی طرف سے ہے۔

On the alleged training imparted to two thousand Afghans by Russia for terrorist activities in Pakistan.

جس کو قاضی عبداللطیف صاحب نے ابھی ریفر کیا ہے۔ وہ تو یہاں ہیں نہیں'

Then they would lapse. اگلی ہے جناب عبدالرحیم میرداد خیل کی۔

On the reported large scale bogus entries in electoral rolls in Nasir Abad District.

Again this lapses.

Then, Abdur Rahim Mir Dad Khel—On the demands of All-Pakistan Clerks Association for better emoluments.

[Mr. Chairman]

Now, I am not going into the merits of these things as to what extent they are relevant or admissible or not admissible but by the simple fact that the Members who wanted to raise these issues by way of adjournment motions are no longer there so the motions lapse.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, sorry, Sir, I wish to move a motion. There is a long list of such motions, I read them out, Sir.

Mr. Chairman: I am coming to that. The next is by Muhammad Tariq Chaudhry on the ADP's writing off debts advanced to agriculturists.

There is more or less a common theme and this is what I wanted to put to you, whether you would like to deal with them altogether or deal with them separately.

The first motion is in the name of Muhammad Tariq Chaudhry on the report that a large number of missiles and rockets have been sent by the Kabul Regime into Pakistan for subversive activities.

The next two are in the name of Qazi Abdul Latif and Haji Malik Faridullah Khan on the bomb blast at General Bus Stand, Peshawar on 14th May, and the bomb blast incident occurring in a cinema at Peshawar on the 2nd of June.

Then, there is again by Mr. Tariq Chaudhry and by Javed Jabbar Sahib on the bomb blast occurring at Lahore.

Then, there are five other adjournment motions on the bomb blast incidents at Karachi. They are in the name of Prof. Khurshid Ahmed, who is not here, Mr. Ahmed Mian Soomro, Mr. Javed Jabbar, Malik Faridullah Khan, Muhammad Tariq Chaudhry. Then, there is yet another one by Mr. Ahmed Mian Soomro on the bomb blasts and sabotage activities in all the four provinces.

Now, if we leave out one adjournment motion which Mr. Tariq Chaudhry wants to move on the writing off of debts by the Agricultural Development Bank, the rest although the incidents are different, the dates on which those incidents occurred are different but the theme is more or less common that these are bomb blasts in the country. In fact, they would encompass by the last adjournment motion which Mr. Ahmed Mian Soomro wants to move on the bomb blasts and sabotage activities in all the four provinces. This would bring under discussion if they are accepted and they

are admitted not only the bomb blasts, the damage done, but the Government policy with regard to the agent pro-vocators, the enemy agents etc. who are operative in this country. So, this is if you wish, I think, all these can be clubbed together and they can be brought under discussion together without going into individual incidents. So, I would like to have your views on this. Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: Yes, they should all be taken together just to save the time.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I would like your views on this that when you lump so many different things together, the specificality which is a part of the Rules of Procedure and also of accountability and responsibility, for instance the Karachi blast, gets defused and lost because we are dealing with so many motions together. I suggest that because the Karachi blast represents almost a national, nationally representative explosion, every community was affected, it is the largest single explosion of its kind therefore, please concentrate, if possible, on the most recent issue.

Mr. Chairman: You have yet to establish the admissibility of this and perhaps before that I should not have even raised this question because we should have gone into the individual admissibility. But the point here is that even in the case of Karachi blast it is being said that this is the most severe incident that has happened in the country. But I am not quite sure. I think, the bomb blast or the bombing rather of this *Adda* at South Waziristan where more than a hundred people were killed. Again, actually, in the beginning of this year, the bombing of the Miran Shah there were more than a hundred people killed also. Now, this is not the single largest incident that has taken place. There have been other incidents also but when we do discuss these issues assuming that we admit these for discussion then we will have to go into all these causes, the failure of the Government; the failure of the Provincial Governments. You Can bring in the whole of the individual provincial governments in that when you refer from one incident to another. The foreign agents who are at work in this country, sabotaging activities and the subversive activities which are going on, the enemy within and the enemy without, I think, all that would come in and, probably, it would be a more meaningful and more comprehensive discussion if we all club them together and deal with them together as Mr. Muhammad Ali Khan perhaps, is also supporting.

مولانا کوثر نیازی : میری تجویز ہے کہ رول ۲۲۹ کے تحت تمام رولز کو سسپنڈ کر دیا جائے اور کراچی کے دھماکوں کے ضمن میں یہ جو تحاریک پیش کی گئی ہیں ان پر مکمل بحث کی جائے اور تحریک التوا اگر آپ زیر بحث لائیں گے تو پھر اس کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس لئے پھر موضوع سے انصاف نہیں ہو سکے گا، میں حکومت سے التجا کروں گا کہ ایک دن کم از کم، مثال کے طور پر کل کا دن، اس بحث کے لئے مقرر کیا جائے اور تمام اراکین کو یہ اجازت ہو کہ وہ اس موضوع پر اظہار خیال کر سکیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I was also.....(*interruption*)

جناب چیئرمین : اگر ہاؤس کی خواہش ہے تو میں آپ سے اتفاق کروں گا لیکن یہ رولز ۲۲۹/۲۳۰ کے تحت ہی ہو سکتا ہے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: I propose through you Sir, to the Minister for Interior the same point which Maulana Sahib has raised that this is a very important aspect at present what is gong on the country. Some may say that it is entirely the failure of the Federal Government or of the Provincial Government, you should kindly allow the Senate to discuss this matter on one day at an earlier........opportunity.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر آپ ایک ایسا دن مقرر کر لیں۔

Subject to what the Minister for Parliamentary Affairs might be suggesting or what his views are I have not consulted with him as yet but if you don't go into privilege motions and you don't go into the questions, I think, we can devote in that case one whole day to discuss it subject to what the Minister might be saying.

Mr. Javed Jabbar: I move that it should be done this afternoon or tomorrow, Sir.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Tomorrow morning I think, Sir.

Mr. Chairman: I think there would be enough time to process those legislative measures, I think, your anxiety I can understand but since so many Members would like to speak on the subject......

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the first question was whether the honourable Members are desirous that these be clubbed together......

Mr. Chairman: They agree, I think.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, then the second question is that I feel Sir, ordinarily there are many objections one could have taken but considering that these incidents have shocked the entire country and affected each and every person Sir, I would not object but of course this should not be taken as a precedent. I would request that these may be admitted and a time fixed for discussion by your honour Sir, during this session where we can....

(Interruption)

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, I would say that we have some important work to go through, your honour may kindly keeping in view the business of the House......

Mr. Chairman: No, I think, you can introduce your Bills.

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, it is not today the discussion can start, because their are the Bills which have been transmitted from the National Assembly.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Wasim Sajjad: So those are important Bills Sir, because we are also nearing the time limit for these Bills and keeping in view the business we also want to discuss the President's Address in this session, also there is some legislative business to go through. All these things taken together Sir, I would leave it to the honourable Chairman to fix a day......

Mr. Chairman: We have still about two hours, I think, in today's session. We still have about two hours and those two hours, I think, most of the other pending business can be disposed off. Then we can devote the whole day tomorrow because if we were to treate these as individual incidents and the number of members who have moved adjournment motions, I think,it would have taken more than one day even on the basis of the two hours discussion for each adjournment motion.

Mr. Wasim Sajjad: So, Sir, if we can dispose off the legislative business today Sir, then tomorrow we can discuss the incidents.

Mr. Chairman: Right. Then tentatively I think we would see how we make progress.

Mr. Ahmed Mian Soomro: There was another adjournment motion of mine on the Police rampage in Karahi.

Mr. Chairman: This would be a part of the same thing, I think.

Mr. Ahmed Mian Soomro: No Sir, that is different from bomb blast. Bomb blast is something different from Police rampages, shooting down the people indiscriminately is something very serious. There is a fight going on between the Police and the civilians in Karachi.

Mr. Chairman: That we will have to examine separately.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Yes Sir.

Mr. Chairman: Right. So, I think we will try to finish the rest of the business in the remaining two hours and then tomorrow we will devote the entire day and what about the Question Hour, privilege and adjournment motions, I think they should all be dispensed with?

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Right. And then, please indicate to the Secretariat also those of you who would like to speak on this subject.

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY

Mr. Chairman: The following Messages have been received from the National Assembly. The first one is dated the 2nd of May, 1987 addressed to the Secretary, Senate Secretariat.

Sir,

In pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Literacy Amendment Bill, 1987, on the 2nd of May, 1987. A copy of the Bill is transmitted herewith. Please acknowledge receipt.

This is one and the second is again of the 2nd of May, 1987, addressed to the Secretary Senate Secretariat, the same text, or more or less.

In pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Legal Practitioners and Bar Councils Amendment Bill, 1987, on the 2nd of May, 1987. A copy of the Bill is transmitted herewith. Please acknowledge receipt.

These were the two messages. Then, we come to the papers to be laid before the Senate laying of an Ordinance by the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

ORDINANCE LAID

Mr. Wasim Sajjad: Sir, with your permission I beg to lay before the Senate the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Ordinance, 1987 (I of 1987), as required by sub-clause (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: The Ordinance called the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Ordinance, 1987 is laid.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of information, Sir.

Mr. Chairman: Yes Please.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Will the Minister for Justice want to pass this Bill in the Senate or the National Assembly first.

Mr. Chairman: Well, this is for him to decide but if it comes to, I think, on the previous occasion I had given again a very lengthy ruling on this to the Senate it can come only as an Ordinance and to the Assembly when it is introduced as an Ordinance it automatically gets converted as a Bill. Now, two things are possible. The Ordinance has been laid because on the previous occasion also there was a complaint in fact a privilege motion was moved that not laying the Bill on the first day of the opening of the session has hurt the privilege of this honourable House. Now, that has been correctly laid. There is no doubt about this but if one wants it to be introduced in this House to begin with then it will have to be converted into a Bill and automatically the Ordinance laid in the House would not automatically get itself converted into a Bill as it does in the National Assembly. On the other if there is no urgency about it or if the Minister so feels when the

National Assembly session, commences he can introduce it there as an Ordinance and automatically it would be taken as a Bill and then we wait till they process that Bill and convert it into something which they transmit to this House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: That is why I was asking........

Mr. Chairman: If you have made a decision and if you have come to some conclusion......

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, I still have not taken a decision on it.

We are still considering what should be done.

Mr. Chairman: So. I think he would let us know in that case.

Mr. Wasim Sajjad: I am indecisive Sir, yet.

THE LITERACY (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Chairman: Next. Mr. Wasim Sajjad to move that the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move that the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985 [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The motion moved is

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move that the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985 [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: Opposed.

Mr. Wasim Sajjad: So, I may briefly just state the objects of this Bill. Sir, this matter actually was raised in the House by honourable Members, in fact Maulana Kausar Niazi had raised this issue that the Literacy Ordinance was creating certain difficulties for the people. The Ordinance provided that it will come into force on the 1st of January, 1987, and that any person who is not literate within the meaning of the Ordinance shall

not be given a driving licence or a job etc. etc. Pursuing to that Sir, I made a commitment in this House that we will immediately take measures to redress the situation and therefore, to do away with the affects of the Ordinance this Amendment Bill has been moved under which Sir, the clause by which the Ordinance was enforced has been suspended as it were and it will now no longer be effective till such time as the Government at an appropriate stage may consider that it can now be enforced in view of the conditions in the country. So, Sir, this is to redress the grievances of the people. It is as a response to the demands of this very House and I would, therefore, request Sir, that it may be passed.

Mr. Chairman: Thank you. Please try to finish the first reading of the Bill today because then, we would be running short of time once again Ahmed Mian Soomro Sahib.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I have opposed this Bill just to point out, not that in principle they are wrong, they are correct, only to tell them that they have woken up very late. This Bill has come into effect already on the 1st of January 1987 which has caused acute hardship to the people. Illiterate people who were going for passports I know in Sukkur but because they could not sign they were refused to and it was a source of corruption. They were being taught there to sign an application by paying hundreds of rupees and then passports were being issued to them as converting them into literate people. This Bill should have been brought before the 1st of January to have saved so much hardship to those poor people who have had to pay through the nose for various things, they could get nothing without the identity card which even could not be issued to them unles they were literate. So, in a way the Government have done the correct step and I support this amendment but I opposed it on the ground to point out to them how lethargic they are in complying with things which are a source of nuisance to the people and which should have been done before this Bill came into effect, Sir.

Mr. Chairman: This may be true but I think it was at the behest and at the initiative of this House that this particular point, as I think, Mr. Wasim Sajjad mentioned, was brought to notice by Maulana Kausar Niazi Sahib and in response to his objection or to his criticism a promise was made that this would be corrected. So, it is in response to that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: They should have done it themselves, Sir.

Mr. Chairman: Well, it takes time. Iqbal has been crying:

[Mr. Chairman]

از خواب گراں خیز - از خواب گراں خیز - از خواب گراں خیز

but I think still he was not able to make this nation alive to its responsibilities.

Yes Maulana Kausar Niazi Saheb.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! میں عزت مآب وزیر عدل و انصاف کو یہ ترمیم پیش کرنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ سینیٹ میں جو تحریک التوا میں نے پیش کی تھی اس پر وزیر صاحب نے جو وعدہ کیا تھا اس کا ایفا انہوں نے کیا اور یہ ترامیم جو عام آدمیوں کی مشکلات کا ازالہ کرے گی اس اجلاس میں پیش کی۔ غلطی انسانوں سے ہوتی ہے اور اچھے انسان کی علامت یہ ہے کہ وہ احساس ہو جانے پر اس غلطی کی تلافی کرے۔ اسی طرح حکومتوں سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں اور اچھی حکومت وہ ہوتی ہے جو غلطیوں پر اصرار نہیں کرتی بلکہ ان کی تلافی کا سامان کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسی سپرٹ سے وہ اور بہت سی غلطیوں کی تلافی کرنے کا بھی اہتمام کرے گی اور سب سے بڑی غلطی حکومت سے آٹھویں ترمیم پاس کرنے اور ۱۹۷۳ء کے آئین کا ناس مارنے کی ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے وہ آہستہ آہستہ ان ترامیم کو ختم کرنے کا بھی اہتمام کرے گی تاکہ ہم پوری طرح اس حکومت کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کر سکیں۔ بہرحال اس جملہ معترضہ کے ساتھ میں وزیر موصوف کو اس ترمیم کے پیش کرنے پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ!

Any other speaker for or against. At this stage we are only discussing the principles and the general provisions of a Bill.

(Pause)

Mr. Chairman: Then, I take it that this brings us to the end of the first reading of the Bill. Would you like an adjournment or we can proceed with the second reading?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, we can proceed with it and finish it.

Mr. Chairman: In that case I think I will put the question.

The question is:

"That the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985 [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Any other amendments if anybody is proposing? In that case we may wish to adjourn it but otherwise I think we will proceed ahead with it. It is a very simple Bill.

Mr. Javed Jabbar: Yes, I know, Sir, but I would like to move an amendment.

Mr. Chairman: Right. Yes please.

Mr. Javed Jabbar: Sir, with your permission I would like to suggest that:

"At the end of clause 3 removing the fullstop appearing after the word appoint the following be added:

At a date not later than 1995". If this is acceptable to the Government. I think by setting a time limit, it will be a useful discipline rather than leaving it absolutely undefined such a vital issue as a definition of the time limit by which literacy must be achieved and used as a discipline for other facilities in the country. It is possibly a realistic suggestion, it is a date. That is why I would like to move this amendment.

Mr. Wasim Sajjad: Opposed, Sir.

Sir, this amendment had two effects. As everybody is agreeing that this is a Bill which should be passed immediately to redress the difficulties being faced by the people. Any amendment at this stage would mean that we will have to go back to the National Assembly, and I do not think in this Bill, in these circumstances, this would be desirable. In any case, Sir, putting a date would be unrealistic. We have left this open so that the Government can take a decision keeping in view the conditions in the country

[Mr. Wasim Sajjad]

at that time. If we feel that the literacy has risen to an extent where one can safely introduce the provisions of this Ordinance then it could be done at that stage. So, I would say, Sir, the House can always control the actions of the Government. The House can always pass resolutions as it was done in this case. So, it should remain as it is and the Bill should be passed as it is.

Mr. Chairman: With all due deference, I do not think this would be practicable—your amendment, I mean.

Mr. Javed Jabbar: The moving of the amendment is not practicable?

Mr. Chairman: No, no, you can move actually but it would not be realistic to fix a time limit that by 1995 something should be done. So, unless you insist in which case it will have to be put.

Mr. Javed Jabbar: I would, of course, like to know the reasons why you feel that this is not practicable. I think it is an achievable objective if there is political will.

Mr. Chairman: In that case you are trying actually to move the dog by its tail that by 1995 this would be instrumental in forcing the Government to bring universal literacy. That is a major policy issue and there can be 101 slips between the cup and the lips. That is why I am saying that from that point of view it would not be realistic but it is entirely upto you.

Mr. Javed Jabbar: I would like to move my amendment and you can put it to the House.

Mr. Chairman: Well, in that case then would you kindly let me know what your exact amendment is.

Mr. Javed Jabbar: Sir, the amendment is:

"That after the word 'appoint' the following words be added:

'which shall be at a date not later than 1995',

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I do not think the amendment can be moved without notice. I do not think he has given notice of this.

Mr. Chairman: I think notice can be dispensed with, but again you have to adjourn because he wants to move.

(Interruption)

Mr. Chairman: At any rate we have a notice of an amendment. So, I will take up clause by clause reading of the Bill and we start with clause 2. In clause 2 an amendment has been moved by Mr. Javed Jabbar and we have to dispose of the amendment first.

The amendment is:

That in clause 2, at the end of sub-clause 3 removing the fullstop after the word 'appoint' the following words be added:

'which shall be at a date not later than 1995'.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected.

I come to the clause itself. The question is:

"That clause 2 together with sub-clause 3 stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The clause is carried and it stands part of the Bill. Then we take up the next one.

The question is:

"That clause 1, the Short Title and the Preamble stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and the preamble stand part of the Bill.

We come to the third reading.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move:

"That the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985, [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], be passed".

Mr. Chairman: The motion moved is:

"That the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985, [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], be passed".

Mr. Chairman: Is it opposed?

Mr. Ahmed Mian Soomro: I would like to say a few words.

Mr. Chairman: Please go ahead.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, here it says that it extends only to Islamabad capital. Section 2, Sir, says that it extends to Islamabad Capital territory and also applies to the establishments and institutions under the control of Federal Government throughout Pakistan. I think the Government may consider extending this to the whole of Pakistan.

Mr. Chairman: For the time being there were some difficulties even in regard to this.

Mr. Ahmed Mian Soomro: They are not extending the authority to the whole of Pakistan. That is why I was wanting the Government to consider this.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, as you rightly pointed out even this limited operation created a difficulty and if and when we do enforce it throughout the country we will consider all these things at that time.

Mr. Chairman: Then,I think, I put the question, if there are no further speeches and no further discussion on this.

(Pause)

Mr. Chairman: The question before the House is:

"That the Bill to amend the Literacy Ordinance, 1985, [The Literacy (Amendment) Bill, 1987], be passed."

(The motion was adopted)

THE LEGAL PRACTIONERS AND BAR COUNCILS (AMENDMENT) BILL, 1987

Mr. Chairman: Next No. 5.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move:

"That the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 1987], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Mr. Chairman: The motion moved is:

"That the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendement) Bill, 1987], as passed by the National Assembly be taken into —consideration".

Is it opposed?

Mr. Javed Jabbar: Yes Sir. May I say why I am opposing

Mr. Chairman: I think, let him introduce.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I just briefly explain the reasons for this Bill. This Bill actually is being brought in because of the long standing demand of the legal community. During the Martial Law days' Sir, the power to admit advocates in to the Supreme Court and the power in the Bar Council to take disciplinary action against the members of their own profession was taken away and vested in courts of law. This created a lot of resentment amongst the lawyers community and the present Bill Sir, was actually the result of negotiation with the Pakistan Bar Council. As a result of which a draft was agreed between the Minister for Justice and the Pakistan Bar Council and therefore, it was presented to the National Assembly. Because of this fact Sir, it has the back of all the lawyers' of Pakistan through their representative organization. This Bill was passed without any amendment, without any debate in the National Assembly also. So, I would request Sir, that because of this, it may also be passed by this honourable House.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I fully acknowledge the fact that this Bill has come as a result of unanimity and consensus. But Sir, I feel that it does touch upon many aspects of the law and it would be appropriate to allow the Senate at least 24 hours and to take this up for consideration on the day after, subsequent to the debate fixed for the adjournment motions

tomorrow. It will only mean a postponement by 36 to 48 hours to enable any possible observations to be properly studied before it is passed.

Mr. Chairman: It is up-to the Justice Minister but I thought that if we can finish the first reading today again then we can adjourn it for the purpose of amendment and whatever amendment you want to bring actually then that can be taken up day after tomorrow in the second reading so to say. But if there are no other speakers on this subject discussing the principles of the Bill at this stage then I think we would take it that the first reading is over and then we would adjourn it to take up the second reading on the next day.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order Sir. Would we not first have to suspend the rule about referring it to the Standing Committee?

Mr. Chairman: No, this is not because this is a Bill which has come from the National Assembly. Unless somebody moves an amendment then, of course, you can move that it should be referred to the Standing Committee but not automatically. So, is this acceptable? Then, I take it that the first reading is over and we would take up the clause by clause consideration of the Bill day after tomorrow. By that time my request would be that those of you who want to file any amendment should also inform the Secretariat or give notice to the Secretariat of that. Next. Now, here we come to from where we left.

(DRAFT) RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move:

"That amendments proposed in Chapter VI (Comprising of Rules 29—35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

Mr. Chairman: The motion moved is:

"That amendments proposed in Chapter VI (Comprising of Rules 29—35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I oppose it.

Mr. Chairman: Opposed, right, then please explain.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it is very strange that while we have the new Rules of Procedure before us since a very long time rather than going through them and passing those Rules of Procedure on which the Senate has laboured and particularly you have laboured so much Sir, what is the idea of every time just postponing this. The intention here seems that they want to amend the old rules and they have no intention of allowing the Senate to have its own Rules of Procedure.

Mr. Chairman: No, the Standing Committee has already reported on this aspect and if you have seen their report, I think they support whatever we have done earlier. The only point, perhaps although Mr. Wasim Sajjad can explain it himself, of bringing this portion earlier that while the passing of all the Rules adopting them might take time. There is something urgent that if we have these rules adopted then we can take up the consideration of the President's Address within this very session.

Mr. Ahmed Mian Soomro: These amendment as recommended, are in the new Rules of Procedure, or these are going to be in the old Rules of Procedure.

Mr. Chairman: I think Mr. Sartaj Aziz can explain this but the Standing Committee report....has that not been circulated?

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I think, it has been circulated. Mr. Chairman, I would like to confirm this that the Rules which are now being proposed for adoption by the Justice Minister are identical with the revised Rules of Procedure which the Special Committee had earlier recommended with only one slight amendment which I will explain. So, the Rules now being considered are in line with the revised Rules of Procedure which are before the Senate. But as the Chairman pointed out, it is necessary to adopt them at this stage to permit discussin of the President's Address in the current Session. These particular Draft Rules as initially proposed by the Justice Minister was submitted to the Committee on Rules of Procedure on 19th of January. The Committee considered them on 26 January and 9th February and before the expiry of thirty days *i.e.* on 12th February the Committee on the Rules of Procedure submitted revised recommendations which were in line with the earlier report with only one amendment and that was; in the proposed Rules as in the report of the Special Committee the allottment of time was unspecific. It only says:

'The Chairman shall allot time for discussion of the matters'

and the Committee has proposed:

'shall allot one or more days for discussion of the matter'

that is the only amendment otherwise the rules are in line with those recommended by the Standing Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I think, what I wanted to know Sir was, they were referring to you having said, 'this is necessary'. You have ten times said that our new Rules of Procedure are necessary. Why are they not bringing those up?

Mr. Chairman: They can be brought separately. That is a question which you can raise separately. But here in view of the urgency of this particular portion of the Rules in order to enable the House to discuss and debate the President's Address, I think, this was necessary and this is the first step to enable us to discuss that Address. With regard to the amendment which has been suggested by the Standing Committee, I think, it is more precise than what we have said previously although time would subsume one or more days also but if this is the wish, it does make it more specific that more than one day can be allotted.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I oppose this motion because I believe that this selective consideration of Rules is a gross injustice to the House. The revised Rules of Procedure taken together will bring about a major improvement in the efficiency and the speed with which the House can deal.

Mr. Chairman: I think, we all subscribe to that and we have discussed and debated that subject also. Here is the question that if on the one hand we are anxious to bring the President's Address into this House and debate that and discuss that, then, I think this is the first step that we have to take.

Mr. Javed Jabbar: Sir, how does the Government defend not moving this motion five months earlier.

Mr. Chairman: That again, I think, earlier in the day we went over that and discussed also.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, it clearly shows that honourable Mr. Javed Jabbar does not want the discussion on the President's Address.

Mr. Chairman: No, no, everybody does. I think, this is opening the way for discussion of the President's Address in this House and in this Session.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it also shows that difficulty we have had throughout that whenever I want to bring some thing they say, do not do this thing and when I do not do it Sir, they bring a privilege motion.

Mr. Chairman: Well, let us not open that chapter once again.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Will the Minister assure us that our new Rules of Procedure which we have framed will be brought before this House in this Session?

Mr. Wasim Sajjad: I will not give any assurance Sir.

Mr. Chairman: This is one of the tactics which is adopted but I do not think this is really fair. Each case and each situation should be dealt with on its own merit.

Mr. Ahmed Mian Soomro: But I am not talking of this Sir, I am talking of new Rules of Procedure.

Mr. Chairman: Well, if we have the time, I think, we will take those rules up. So, any other point of view on this.

(pause)

Mr. Chairman: Then, I think we put the question.

Mr. Chairman: Then the question is:

"That the amendments proposed in Chapter VI (Comprising of Rules 29—35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

(The motion was adopted)

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to move that amendments proposed in Chapter VI (Comprising of Rules 29—35) of the Rules of Produre and Conduct of Business in the Senate, 1973, be passed.

Mr. Chairman: Here, I think, a technical point has arisen whether we should take these one by one as a clause by clause reading but this is not necessary. This is not a Bill. I think, if the Members are not opposing then in their totality we can have passed them in one go also.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, technically it is now to be considered as a Bill but if everybody is not opposing it, we can go through it.

Mr. Chairman: A clause by clause discussion, because it has come from the Standing Committee and the Standing Committee has already approved it. In that case I will put the question straightaway.

Then the question is:

That the amendments proposed in Chapter VI (Comprising of Rules 29—35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: At least one marhala, one hurdle is over. Next.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I beg to lay before the Senate a copy of the Address of the President of Pakistan made in the meeting of the Majlis-e-Shoora (Parliament) joint sitting held on 19th April, 1987.

Mr. Chairman: The Address of the President of Pakistan made in the meeting of the Majlis-e-Shoora (Parliament) joint sitting held on 19th April, 1987, is laid.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Are we deprived of the benefit of the previous Addresses?

Mr. Chairman: That I have said earlier also; overtaken by events.

Mr. Wasim Sajjad: Now I will move the next motion Sir. Then in the afternoon we can start the discussion on it.

Mr. Chairman: You cannot move the next one. Because it requires a debate.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the motion for the expressing of gratitude to the President of Pakistan....

Mr. Chairman: No, no. That would be after the debate or the debate is to start with this?

Mr. Wasim Sajjad: The debate is to start with this, Sir.

Mr. Chairman: Alright. In that case I think you can move.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, with your permission I beg to move that:

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his gracious Address to the joint sitting of the Majlis-e-Shoora (Parliament) on the 19th April, 1987."

Mr. Chairman: The motion moved is:

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his gracious Address to the joint sitting of the Majlis-e-Shoora (Parliament) on the 19th April, 1987."

May I suggest a correction? I think technically that gracious Address to the two Houses assembled together and it is not the joint sitting.

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

Mr. Chairman: That is because this is an Address under Article 56 (iii) and that requires that the two Houses assembled together. So, it may kindly be read actually in that form.

Mr. Wasim Sajjad: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Now in that case, if there are any amendments which the honourable Members would like to propose to this motion then please actually send them to the Secretariat again by tomorrow, and day after; after we finish with the bomb blasts etc. We can take this alongwith other legislative business.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I wanted that there should be an evening session also but......

Mr. Chairman: I think, it becomes very difficult for everybody to attend, having been delayed actually for all this long. There is enough time in order to dispose of the business before us, all that we have in mind.

Mr. Javed Jabbar: One clarification, Sir. Is it now quite clear that this present session will continue beyond Thursday the 30th July?

Mr. Chairman: I really do not know but if the Eid day is on Thursday next......

Mr. Javed Jabbar: Initially the House was given the impression that it may be a very short session because of Eid and, therefore, we had, some

[Mr. Javed Jabbar]

of us, made commitments to be back in our provinces where the situation is so serious. So, we would like a clarification.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, again I would like to point out that we want the session to continue uptill the Eid holidays but the honourable Member who first complained that the session is not being held now want to shorten it to complete their commitments they have made in Karachi. We want to have this session upto the Eid holidays. If the Eid holidays start on the fifth we will have it upto the fourth.

Mr. Chairman: Right. Then I think we adjourn the session to meet again tomorrow at 10 A.M. starting with this bomb blasts motions and I take it that there would be no questions. The questions would be taken as read, because there will be no privilege and no adjournment motions. We concentrate a whole day on 5, 6 or 7 adjournment motions that we have before us.

Mr. Javed Jabbar: But Sir, this provision will not apply to the day after that.

Mr. Chairman: No, no. I want actually to have the maximum time at the disposal of the House in order to discuss this very important issue. So, the House stands adjourned to meet tomorrow at 10.00 A.M. Thank you.

[*The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, July*, 28. 1987].

PCPPI—2982(87)Senate—6-11-1988—300.